باخبر، پُراثر، نقیبِ فکر و نظر

عصرِ حاضر ای پیپر

15 رشعبان المعظم 1444ھ | مطابق 8 رمارچ 2023ء | بروزِ چہارشنبہ | جلد: (۳) | شمارہ: (۶۰) | صفحات: (۸)

آر ایس ایس ایک فاشسٹ تنظیم، ملک کے تمام اداروں پر قبضہ کرلیا

بھارت میں پریس، عدلیہ، پارلیمنٹ اور الیکشن کمیشن سبھی خطرے میں ہیں، لندن کے چتھم ہاؤس میں راہل گاندھی کا اظہارِ خیال

نئی دہلی: کانگریس رہنما راہل گاندھی نے لندن کے چتھم ہاؤس میں ایک بات چیت میں راشٹریہ سویم سیوک سنگھ (آر ایس ایس) کو ایک "بنیاد پرست" اور "فاشسٹ" تنظیم قرار دیتے ہوئے الزام لگایا کہ اس نے بھارت کے تقریباً تمام اداروں پر قبضہ کرلیا ہے۔ راہل گاندھی نے کہا کہ بھارت میں جمہوریت کی نوعیت پوری طرح بدل چکی ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ آر ایس ایس جیسی بنیاد پرست اور فاشسٹ تنظیم نے بنیادی طور پر بھارت کے تمام اداروں پر قبضہ کرلیا ہے۔ کانگریس کے رکن پارلیمان نے بھارت میں دلتوں اور اقلیتوں کی حالت پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ بھارت میں آپ دیکھ سکتے ہیں کہ دلتوں، قبائلیوں اور اقلیتوں کے ساتھ کیا کیا جارہا ہے، ایسا نہیں ہے کہ یہ صرف کانگریس کہہ رہی ہے بلکہ غیر ملکی پریس میں بھی ہر وقت ایسے مضامین آتے رہتے ہیں کہ بھارتی جمہوریت کے ساتھ سنگین مسئلہ پیدا ہوگیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس نے مجھے چونکا دیا کہ وہ ہمارے ملک کے مختلف اداروں پر قبضہ کرنے میں کتنے کامیاب رہے ہیں۔ پریس، عدلیہ، پارلیمنٹ اور الیکشن کمیشن سبھی خطرے میں ہیں اور کسی نہ کسی طریقے سے کنٹرول کیے جارہے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ آپ کسی بھی اپوزیشن رہنما سے پوچھ سکتے ہیں کہ ایجنسیوں کو کس طرح استعمال کیا جاتا ہے۔ انہوں نے کیمبرج یونیورسٹی میں ایک لیکچر کے دوران مرکزی حکومت پر سخت حملہ کیا اور الزام لگایا کہ بھارتی جمہوریت کے بنیادی ڈھانچے پر حملہ کیا گیا ہے، ساتھ ہی یہ دعویٰ بھی کیا گیا ہے کہ اسرائیلی اسپائی ویئر پیگاسس ان کے فون پر جاسوسی کے لیے استعمال کیا جا رہا ہے۔ راہل نے دعویٰ کیا کہ انہیں انٹیلی جنس افسران نے خبردار کیا تھا کہ وہ فون پر بات کرتے وقت محتاط رہیں کیونکہ ان کی فون کالز ریکارڈ کی جارہی تھیں۔ انہوں نے کہا کہ میرے فون میں پیگاسس لگایا گیا تھا۔ سیاست دانوں کی ایک بڑی تعداد کے فون میں پیگاسس تھا۔ مجھے انٹیلی جنس افسران نے فون کیا جنہوں نے مجھے کہا کہ براہ کرم اس بارے میں محتاط رہیں کہ آپ فون پر کیا کہہ رہے ہیں کیونکہ ہم اس طرح کی ریکارڈنگ کررہے ہیں۔ یہ وہ مسلسل دباؤ ہے جو ہم بھی محسوس کرتے ہیں۔

مسجد حرام اور مسجد نبوی میں موبائل فون بند رکھنے کی اپیل

مکہ مکرمہ: 7 رمارچ (عصر حاضر نیوز) صدارت عامہ برائے امور حرمین شریفین نے مسجد حرام اور مسجد نبوی میں زائرین سے موبائل فون بند کرنے کی اپیل کی ہے۔ اس اقدام کا مقصد اس بات کو یقینی بنانا ہے کہ تمام زائرین حرم میں سکون اور اطمینان سے عبادت کرسکیں۔ ان کا کہنا ہے کہ یہ مقدس مقامات اور نمازیوں کے احترام کے منافی ہے۔ امور حرمین شریفین نے اپنے ٹویٹر اکاؤنٹ کے ذریعے وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ "موبائل فون کی آواز آپ کے عبادت گزار بھائیوں کی توجہ میں خلل ڈالتی ہے، لہٰذا اسے بند کرنا یقینی بنائیں۔"

افغان خاتون رضیہ مرادی کو گجرات یونیورسٹی سے ملا گولڈ میڈل

سورت: 7 رمارچ (عصر حاضر نیوز) افغان خاتون رضیہ مرادی نے گجرات یونیورسٹی سے گولڈ میڈل جیت کر خواتین کی تعلیم پر پابندی عائد کرنے والی افغانستان کی طالبان حکومت کے سامنے ایک مثالی پیش کی ہے۔ گجرات کے سورت میں مقیم افغانستان سے تعلق رکھنے والی رضیہ مرادی نے کہا "میں افغانی خواتین کی نمائندگی کرتی ہوں جو تعلیم سے محروم ہیں اور طالبان کو بتانا چاہتی ہوں کہ اگر موقع دیا جائے تو خواتین بھی کسی بھی میدان میں کامیابی حاصل کرسکتی ہیں۔" خیال رہے کہ رضیہ مرادی نے گجرات کے سورت میں واقع ویر نرمد دکشن گجرات یونیورسٹی (وی این ایس جی یو) سے ایم اے (پبلک ایڈمنسٹریشن) میں پہلا مقام حاصل کر کے گولڈ میڈل جیتا۔ انہوں نے 8.60 (سی جی پی اے) کا گریڈ حاصل کیا ہے اور یونیورسٹی کی تقسیم اسناد کی تقریب سے مندرجہ بالا بیان دیا۔ انہوں نے اپریل 2022 میں ایم اے مکمل کیا۔ اس وقت وہ پبلک ایڈمنسٹریشن میں پی ایچ ڈی کررہی ہیں۔ ہندوستان آنے کے بعد اس نے کووڈ لاک ڈاؤن کی وجہ سے اپنی تعلیم آن لائن شروع کی۔ پہلے دو سمسٹروں میں ان کی زیادہ تر کلاسیں اور امتحانات آن لائن ہوئے۔ رضیہ مرادی نے کہا "میں باقاعدگی سے لیکچرز میں شرکت کرتی تھی۔ اپنی پڑھائی پر توجہ دیتی تھی۔ میں نے امتحان سے کچھ دن پہلے نظر ثانی کی۔" رضیہ نے گولڈ میڈل کے علاوہ شاردا امبیلال دیسائی ایوارڈ بھی حاصل کیا۔

نوکری کے لیے زمین گھوٹالہ معاملے میں لالو پرساد یادو سے پوچھ گچھ

نئی دہلی: 7 رمارچ (عصر حاضر نیوز) سنٹرل بیورو آف انویسٹی گیشن (سی بی آئی) کے عہدیداروں کی ایک ٹیم منگل (7 مارچ) کو نوکری معاملہ میں پوچھ گچھ کے لئے بہار کے سابق وزیر اعلیٰ اور ریلوے کے سابق وزیر لالو یادو کی بیٹی اور راجیہ سبھا کی رکن میسی بھارتی کی دہلی واقع رہائش گاہ پر پہنچی۔ ذرائع کے مطابق لالو پرساد کی گھٹنے کی سرجری کے بعد طبیعت ٹھیک نہیں ہے اور وہ بولنے سے بھی قاصر ہیں۔ 6 مارچ 2023 کو سی بی آئی کے اہلکاروں نے رابڑی دیوی سے ان کی رہائش گاہ پر زمین کے عوض نوکری دلانے کے مبینہ گھوٹالہ کیس میں پوچھ گچھ کی تھی۔ اب سی بی آئی کی ٹیم اسی معاملے کے بارے میں پوچھ گچھ کرنے میسا بھارتی کے گھر پہنچ گئی۔ اس ٹیم میں سی بی آئی کے 7-8 افسران شامل تھے۔ دریں اثنا، لالو پرساد یادو کی بیٹی روہنی اچاریہ نے مرکزی حکومت پر ان کے والد کو ہراساں کرنے کا الزام لگایا ہے۔ روہنی اچاریہ نے ٹوئٹ کیا "پاپا کو مسلسل ہراساں کیا جارہا ہے۔ اگر انہیں کچھ ہوا تو میں کسی کو نہیں چھوڑوں گی۔ پاپا کو پریشان کررہے ہیں، یہ ٹھیک نہیں ہے۔ سب یاد رہے گا۔ وقت طاقتور ہے، اس میں بڑی طاقت ہے۔ یہ یاد رکھنا ہوگا۔" روہنی نے مزید ٹوئٹ میں لکھا کہ یہ لوگ پاپا کو پریشان کر رہے ہیں۔ اگر ان کی ہراسانی کی وجہ سے انہیں کوئی مسئلہ درپیش ہوا تو وہ دہلی کی کرسی کو ہلا کر رکھ دیں گی۔ اب برداشت کرنے کی حد جواب دے رہی ہے۔

ملک کو لوٹنے والوں کا ساتھ دینا انتہائی تشویشناک: کیجریوال

نئی دہلی، 07 مارچ (عصر حاضر) دہلی کے وزیر اعلیٰ اروند کیجریوال نے وزیر اعظم نریندر مودی پر طنز کرتے ہوئے منگل کو کہا کہ ایک ایسے ملک کا وزیر اعظم جو اچھی تعلیم اور علاج فراہم کرنے والوں کو جیلوں میں ڈال دے اور ملک کو لوٹنے والوں کا ساتھ دے تو یہ انتہائی تشویشناک ہے۔ ہولی پر ہم وطنوں کو مبارکباد دیتے ہوئے مسٹر کیجریوال نے کہا کہ جس ملک کا وزیر اعظم اچھی تعلیم اور علاج فراہم کرنے والوں کو جیل میں ڈالتا ہے اور ملک کو لوٹنے والوں کا ساتھ دیتا ہے تو یہ ملک کے لیے بہت تشویشناک ہے۔ انہوں نے کہا کہ وہ مسٹر منیش سسودیا اور ستیندر جین کی گرفتاری سے پریشان نہیں ہیں۔ وہ ملک کے حالات سے پریشان ہے۔ مسٹر سسودیا نے ملک کو تعلیم دی، جب کہ مسٹر جین نے صحت کا ماڈل دیا۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ وہیں ایک شخص نے ملک کو لوٹا۔ وزیر اعظم مودی اس شخص کے ساتھ ہیں۔

راہل گاندھی ماؤنواز نظریات سے متاثر: بی جے پی

نئی دہلی: 7 رمارچ (ذرائع) بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) نے آج کانگریس کے سابق صدر راہل گاندھی کی برطانیہ میں تقریروں پر شدید ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ راہل گاندھی انتشار پسند اور ماؤنواز نظریات کے زیر اثر ہیں۔ بی جے پی نے کانگریس کے صدر ملک ارجن کھڑگے اور سابق صدر سونیا گاندھی سے سوال کیا کہ کیا وہ ہندوستان کے اندرونی معاملات میں غیر ملکی مداخلت کے مطالبے سے متفق ہیں؟ بی جے پی کے سینئر لیڈر اور سابق مرکزی وزیر روی شنکر پرساد نے یہاں پارٹی ہیڈکوارٹر میں منعقدہ ایک پریس کانفرنس میں پوچھا، 'جب راہل گاندھی بیرون ملک جاتے ہیں تو آپ کو کیا ہوجاتا ہے؟ تمام وقار، تمام شائستگی، جمہوری شرم ... سب بھول جاتے ہیں۔ اب جب ملک کے لوگ نہ تو ان کی بات سنتے ہیں اور نہ ہی ان کو سمجھتے ہیں تو وہ بیرون ملک جا کر افسوس کا اظہار کرتے ہیں کہ ہندوستان کی جمہوریت خطرے میں ہے۔ روی شنکر پرساد نے کہا کہ راہل گاندھی نے حال ہی میں بھارت جوڑو یاترا نکالی، اس میں کئی تقریریں کیں۔ پارلیمنٹ میں ایک کاروباری گروپ کے بارے میں وزیر اعظم نریندر مودی کے خلاف 'انتہائی فضول باتیں کہیں۔ کہیں کسی نے نہیں روکا۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی بڑے دکھ کے ساتھ کہنا چاہتی ہے کہ راہل گاندھی نے لندن میں اپنی تقاریر میں ہندوستان کی جمہوریت، پارلیمنٹ، سیاسی نظام اور ہندوستانی عوام بشمول عدالتی نظام اور اسٹریٹجک سیکورٹی تمام کی توہین کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ملک میں ایک عام اتفاق ہے کہ ہندوستان کے اندرونی معاملات میں غیر ملکی مداخلت نہیں ہوسکتی۔

اعلانِ تعطیل

ذریعہ ہذا قارئین عصر حاضر کو مطلع کیا جاتا ہے کہ بہ تاریخ 8 رمارچ بہ موقع شبِ برأت دفترِ عصر حاضر کو تعطیل رہے گی۔ لہٰذا 9 رمارچ بہ روزِ جمعرات اخبار شائع نہیں ہوگا۔

ہندوؤں نے مسلم جوڑے کی مندر میں شادی کروائی

شملہ: 7 رمارچ (ذرائع) سماج کو مذہبی ہم آہنگی کا پیغام دینے کے لیے، اتوار کو شملہ ضلع کے رام پور میں ایک ہندو مندر کے احاطے میں ایک مسلم جوڑے کی شادی اسلامی رسومات کے مطابق ہوئی۔ شادی وشو ہندو پریشد کے زیر انتظام ٹھاکر ستیا نارائن مندر کے احاطے میں ہوئی۔ مسلم اور ہندو برادریوں کے لوگ جمع ہوئے اور مندر میں مسلم جوڑے کی شادی کی تقریب کا مشاہدہ کیا۔ نکاح کی تقریب مندر کے احاطے میں مولوی، گواہوں اور ایک وکیل کی موجودگی میں ادا کی گئی۔ اس شادی کو مندر کے احاطے میں کرانے کا مقصد لوگوں میں مذہبی ہم آہنگی اور بھائی چارے کا پیغام پہنچانا ہے۔ یہ قابل ذکر ہے کہ ستیا نارائن مندر کمپلیکس وشو ہندو پریشد اور راشٹریہ سویم سیوک سنگھ کا ضلعی دفتر ہے۔ نیوز پورٹل این ڈی ٹی وی پر شائع خبر کے مطابق ٹھاکر ستیا نارائن ٹیمپل ٹرسٹ رام پور کے جنرل سکریٹری ونے شرما نے اے این آئی کو بتایا، "وشوا ہندو پریشد مندر اور راشٹریہ سویم سیوک سنگھ کا ضلعی دفتر چلاتی ہے۔ وشوا ہندو پریشد اور آر ایس ایس پر اکثر مسلم مخالف ہونے کا الزام لگایا جاتا ہے۔ لیکن یہاں ایک مسلم جوڑے کی شادی ہوئی ہے۔ یہ اپنے آپ میں ایک مثال ہے کہ سناتن دھرم ہمیشہ سب کو ساتھ لے کر آگے بڑھنے کی ترغیب دیتا ہے۔" لڑکی کے والد مہندر سنگھ ملک نے کہا، "بیٹی کی شادی ستیا نارائن مندر احاطے، رام پور میں ہوئی اور شہر کے لوگوں نے چاہے وہ وشو ہندو پریشد ہو یا مندر ٹرسٹ، نے ایک مثبت اور فعال رہنمائی کی ہے۔ اس شادی کے انعقاد میں سب نے تعاون کیا۔ یہ شادی موجودہ ماحول میں ایک مثال ہے۔"

فرمانِ الٰہی

اور (اس وقت کا تذکرہ سنو) جب تمہارے پروردگار نے فرشتوں سے کہا کہ میں زمین میں ایک خلیفہ بنانے والا ہوں وہ کہنے لگے۔ کیا آپ زمین میں ایسی مخلوق پیدا کریں گے جو اس میں فساد مچائے اور خون خرابہ کرے حالانکہ ہم آپ کی تسبیح اور حمد و تقدیس میں لگے ہوئے ہیں اللہ نے کہا: میں وہ باتیں جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے (سورۃ البقرہ: ۳۰)

اوقاتِ نماز

برائے شہر حیدرآباد دکن و اطراف

بہ تاریخ: 15/ شعبان المعظم 1444ھ

بہ مطابق 8/ مارچ 2023ء بہ روزِ چہار شنبہ

ختم سحر	5:18	افطار	6:30

سحری کا بالکل انتہائی وقت لکھ دیا گیا ہے، اس کے بعد بھی کھانے سے روزہ نہیں ہوگا

نماز	فجر	ظہر	عصر	مغرب	عشاء
ابتدا	5:30	12:37	4:44	6:30	7:37
انتہا	6:24	4:43	6:26	7:36	5:07

اشراق	6:44	زوال	12:27

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب شعبان کی پندرھویں رات آئے تو اس رات میں اللہ کے حضور میں نوافل پڑھو اور اس دن کو روزہ رکھو کیوں کہ اس رات میں آفتاب غروب ہوتے ہی اللہ تعالیٰ کی خاص تجلی اور رحمت پہلے آسمان پر اترتی ہے اور وہ ارشاد فرماتا ہے کہ کوئی بندہ ہے جو مجھ سے مغفرت اور بخشش طلب کرے اور میں اس کی مغفرت کا فیصلہ کروں، کوئی بندہ ہے جو روزی مانگے اور میں اس کو روزی دینے کا فیصلہ کروں، کوئی مبتلائے مصیبت بندہ ہے جو مجھ سے صحت و عافیت کا سوال کرے اور میں اس کو عافیت عطا کروں، اسی طرح مختلف قسم کے حاجت مندوں کو اللہ پکارتا ہے کہ وہ اس وقت مجھ سے اپنی حاجتیں مانگیں اور میں عطا کروں۔ غروب آفتاب سے لے کر صبح صادق تک اللہ تعالیٰ کی رحمت اسی طرح اپنے بندوں کو اس رات میں پکارتی رہتی ہے۔ (سنن ابن ماجہ)

دیہاتوں میں مساجد کی تعمیر، دیہات کے مسلمانوں میں دینی بیداری کا اہم ذریعہ

مجلس تحفظ ختم نبوت تلنگانہ و آندھرا کی رہنمائی میں تعمیر کردہ دو مساجد کے افتتاح کے موقع پر مولانا ارشد علی قاسمی کا خطاب

حیدرآباد: 7/ مارچ (پریس نوٹ) دیہاتوں میں مساجد کی تعمیر صرف اپنے لئے صدقہ جاریہ یا مرحومین کے لئے ایصال ثواب کا ذریعہ نہیں بل کہ ان دیہاتوں میں رہنے والے مسلمان بھائیوں میں دینی شعور کو بیدار کرنے کا اہم ترین ذریعہ ہے، گمنم پاڈو ضلع پرکاشم اور چنتلہ چیرو ضلع گنٹور میں مجلس تحفظ ختم نبوت ٹرسٹ تلنگانہ و آندھرا پردیش کی رہنمائی میں تعمیر کی گئیں مساجد مسجد طٰہٰ اور مسجد خواجہ غوث الدین کے افتتاح کے موقع پر مولانا محمد ارشد علی قاسمی سکریٹری مجلس تحفظ ختم نبوت نے ان خیالات کا اظہار کیا۔ مولانا نے کہا دیہاتوں میں مساجد کی تعمیر پر خصوصی توجہ دی جائے کیوں کہ دیہاتوں میں مساجد کا وجود مسلمانوں کے لئے ایمان کی بقاء کا ذریعہ ہے ان مساجد میں نمازوں کی ادائیگی کے ساتھ مکاتب کے عنوان سے دیہات کے مسلمان بچوں کے لئے دینی تعلیم و تربیت کہ نظم ہوتا ہے، ان کے ذریعہ دیہاتوں میں رفاہی و فلاحی سرگرمیوں کو فروغ دیا جاتا ہے اور ان مساجد میں دیہاتوں میں قادیانیت، عیسائیت اور دیگر باطل فتنوں کی ارتدادی سرگرمیوں کے سد باب کے لئے خصوصی اجتماعات رکھے جاتے ہیں، مولانا قاسمی نے مقامی مسلمانوں پر زور دیا کہ وہ نمازوں کی پابندی کے ذریعہ مساجد کو آباد رکھیں اپنے بچوں کو دینی تعلیم کے لئے مکتب بھیجیں اور خود بھی مسجد کے امام صاحب سے قرآن مجید سیکھنے کی کوشش کریں، اس موقع پر مقامی ذمہ دار علماء کرام اور احباب کے علاوہ شیخ غوث صاحب، محمد عمر اور عبدالمنان بھی موجود تھے۔

رحمۃ للعلمینؐ کے فیضِ رحمت نے عورت کو بزرگی و عظمتیں عطا فرمائی، عالمی یوم خواتین کے موقع پر مولانا زعیم الدین حسامی کا بیان

حیدرآباد: 7/ مارچ (پریس نوٹ) سکریٹری سراج العلماء اکیڈمی مولانا محمد زعیم الدین حسامی نے 8 مارچ عالمی یوم خواتین کے موقع پر اپنے بیان میں کہا کہ مذہب اسلام نے ہمیشہ سے عورت کی قدر کی ہے۔ اور 1400 سال پہلے ہی عورتوں کو عظمت و بزرگی عطا فرمادی ہے۔ انھیں جائیداد میں اور گواہی میں حصہ دار بنایا ہے۔ تعلیمی میدان میں بھی عورتوں کو حسبِ ضرورت تعلیم حاصل کرنے کی اجازت دی ہے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہیکہ علم کا حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے۔ مولانا حسامی نے کہا کہ خواتین کے ذریعہ سے سماج میں بہت بڑی تبدیلی لائی جاسکتی ہیں کیونکہ وہ ہمارے سماج کا ایک اہم اور ذمہ دار حصہ ہے۔ لہٰذا اُن کا تعلیمی یافتہ ہونا بہت ضروری ہے۔ بالخصوص دینی تعلیم کا حاصل کرنا اس وقت کی اہم ضرورت ہے۔ حالات حاضرہ پر اظہار خیال کرتے ہوئے مولانا حسامی نے کہا کہ جو لوگ سماج میں لڑکی کی پیدائش پر افسوس کرتے ہیں انھیں سمجھ لینا چاہئے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارکہ ہیکہ اپنی لڑکیوں کی پیدائش کو اللہ تعالیٰ کی رحمت سمجھو ان کی وجہ سے گھر میں خیر و برکت رہتی ہے۔ آپؐ کے اعلان نبوت سے پہلے بچی کی پیدائش کو معیوب سمجھا جاتا تھا اور اس کے پیدا ہونے پر زندہ دفن کردیا جاتا تھا۔ مولانا حسامی نے کہا کہ یہ رحمۃ للعلمینؐ کی رحمت کا فیض ہے کہ آپؐ نے عورت کو سماج میں بزرگی اور عظمتیں عطا فرمائی اور ارشاد فرمایا ہیکہ جب کسی کے گھر لڑکی پیدا ہوتی ہے تو اس کے باپ پر اللہ کی رحمت نازل ہوتی ہے۔ پھر جب یہ لڑکی جوان ہو کر اپنے شوہر کے گھر جاتی ہے تو اس کا آدھا ایمان مکمل ہوتا ہے۔ اور پھر جب وہ اولاد کو جنم دیتی ہے یعنی ماں بنتی ہے تو اس کے قدموں تلے اولاد کے لئے جنت رکھ دی جاتی ہے۔ بچپن میں وہ اپنے ماں باپ کے پاس رشتہ شفقت میں رہتی ہے پھر شوہر کے پاس رشتہ محبت اور پھر اولاد ہونے کے بعد رشتہ ادب و احترام والی ہو جاتی ہے۔ یعنی ہر دور میں وہ قابل فخر ہوتی ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لڑکیوں کی پیدائش پر خوشی مناؤ کہ تمہارا نبی لڑکیوں والا ہیں۔ چنانچہ آپؐ کو اللہ تعالیٰ نے لڑکوں کے نسبت زیادہ لڑکیاں (چار صاحبزادیاں) عطا فرمائی۔ سیدہ زینبؓ، سیدہ رقیہؓ، سیدہ اُم کلثومؓ، سیدہ فاطمۃ الزہراؓ آپؐ کی مبارک صاحبزادیاں ہیں۔ جن کی حیات مبارکہ تمام امت کے لئے بہترین

جامعہ تعلیم الاسلام جیڈی میٹلہ میں سالانہ جلسہ

حیدرآباد: 7/ مارچ (پریس نوٹ) مولانا محمد اکبر خان صاحب سبیلی کی اطلاع کے بموجب جامعہ تعلیم الاسلام للبنات سائی بابا نگر جیڈی میٹلہ قطب اللہ پور کے زیر اہتمام چھٹواں عظیم الشان جلسہ سالانہ و تکمیل درس بخاری شریف بتاریخ ۱۲ مارچ ۲۰۲۳ بروز اتوار صبح ۱۰ بجے بمقام یم جے گارڈن رعیتو بازار شاہ پور نگر قطب اللہ پور زیر سرپرستی جناب خواجہ جعفر حسین صاحب جناب شیخ یونس الدین صاحب زیر نگرانی مولانا عبدالواحد صاحب حسامی ناظم جامعہ منایا جارہا ہے جسمیں مہمان خصوصی حضرت مولانا پی ایم مزمل صاحب رشادی والا جاہی دامت برکاتہم خطیب مسجد عمر فاروق بنگلور اور حضرت مولانا سید احمد ومیض صاحب ندوی نقشبندی خلیفہ حضرت مولانا پیر ذوالفقار احمد صاحب نقشبندی دامت برکاتہم کے خطابات ہوں گے برادران اسلام سے شرکت کی خواہش کی جاتی ہے۔

مدرسہ دارالعلوم دینیہ میں جلسہ تکمیل حفظِ قرآن مجید

نارائن پیٹ: 7/ مارچ (اسٹاف رپورٹر) مدرسہ دارالعلوم دینیہ جامع مسجد نارائن پیٹ ملحقہ جامعہ نظامیہ حیدرآباد کے تین طلباء کی تکمیل حفظ قرآن مجید کے موقع پر جامع مسجد میں تہنیتی تقریب منعقد ہوئی۔ جسکی صدارت سید شاہ غیاث الدین قادری سجادہ نشین بارگاہ تقی بابا رح نے کی۔ جبکہ نگرانی الحاج محمد نواز موسی صدر انتظامی کمیٹی مدرسہ دارالعلوم دینیہ نے کی۔ اس موقع پر مولانا شفاعت علی نظامی مولانا فاروق بن مخاشن نظامی نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ علم دین سیکھنے والے اور سیکھانے والے روئے زمین کے سب سے اچھے اور بہترین لوگ ہیں۔ دور جدید میں اس کا اطلاق وسیع اور تفہیم کا معنی دیگر متعلقات پر بھی ہوتا ہے۔ جیسے دینی علم پڑھنے والے اور پڑھانے والے اور اسکا اہتمام و انتظام سنبھالنے والے اور اس کاروان علم کو مالی تعاون پیش کرنے والے یہ سب کے سب بہترین لوگ ہیں۔ مولانا رفیق استاذ سراج العلوم رائچور نے کہا کہ آسمانی کتابوں میں قرآن ام الکتاب ہونے کے متعلق تفصیلا خطاب میں کہا حافظ قرآن کی مزار کا فرشتے طواف کرتے ہیں. اس موقع پر مدرسہ ھذا سے تکمیل حفظ قرآن مجید کرنے والے خوش نصیب طلباء حافظ غلام محمد سرپور حافظ محمد جمیل رائچور حافظ محمد چاند پاشاہ دامرگدہ کو تہنیت پیش کرتے ہوئے مبارکباد پیش کی گی۔

ڈاکٹر غضنفر اقبال کی کتاب باتیں بچّوں کی کا اجرا

گلبرگہ۔ 7/ مارچ (راست) ڈاکٹر غضنفر اقبال ادیب الاطفال ہی نہیں بلکہ اردو ادب کے سنجیدہ قاری اور شعر و ادب کے باریک بین پارکھ ہیں۔ اس خیال کا اظہار دکن کے سینئر و مقبول ترین قلم کار ڈاکٹر وہاب عندلیب نے ڈاکٹر غضنفر اقبال کی کتاب 'باتیں بچّوں کی' کی رسم اجرا انجام دینے کے بعد کیا۔ یہ تقریب رسم اجرا پروفیسر ڈاکٹر حمید سہروردی کی رہائش گاہ 'سائبان' گلبرگہ میں کاغذ دکن بیورو گلبرگہ کے زیر اہتمام منعقد کی گئی تھی۔ ڈاکٹر وہاب عندلیب نے کتاب کا تفصیلی جائزہ لیا اور اس کو ادب اطفال میں خوش گوار اضافہ قرار دیا۔ صدر تقریب جناب حامد اکمل نے کہا غضنفر اقبال کا ادبی سفر مختلف سمتوں میں جاری ہے جس میں دیار دکن اور گلبرگہ کو خصوصیت حاصل ہے۔ انھوں نے کہا غضنفر اقبال ایک عمدہ قلم کار کے علاوہ انٹرویوز کے حوالے سے ایک بہترین ادبی صحافی بھی ہیں۔ جناب منظور وقار نے تقریب میں بہ حیثیت مہمان خصوصی شرکت کی۔ انھوں نے اپنی تقریر میں کہا کہ کتاب 'باتیں بچّوں کی' بے حد وقیع جاذب نظر اور پرکشش ہے۔ یہ کتاب دراصل بچّوں کے ہفت رنگ کہانی کاروں کا دربار ہے جس میں تنوع ہے جناب ایس عزیز الدین تقریب رسم اجرا کے مہمان خصوصی تھے انھوں نے کہا کہ غضنفر اقبال کی کتاب میں ندرت ہے جو متوجہ کرتی ہے۔ جناب واجد اختر صدیقی بہ حیثیت مہمان خصوصی شریک تقریب تھے۔

تلنگانہ میں ایک اور بار بی آر ایس اقتدار میں آئے گی: کے تارکا راماراؤ

ریاستی حکومت مختلف صنعتوں کو اپنی سرزمین پر مواقع فراہم کر رہی ہے، لائف سائنس کے میدان میں سرمایہ کاری کے وسیع تر مواقع موجود

حیدرآباد 7 مارچ (عصرحاضر نیوز) تلنگانہ کے وزیر انفارمیشن ٹکنالوجی کے تارک راماراو نے واضح کیا کہ ریاست میں تاجروں اور سرمایہ کاری کے لیے بہترین ماحول ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت نے حالیہ بائیو ایشیا کانفرنس کا کامیاب انعقاد کیا ہے۔ وزیر موصوف نے نشاندہی کرتے ہوئے کہا کہ ہم دوبارہ اقتدار میں آئیں گے اور مزید سی آئی آئی کانفرنسیں منعقد کریں گے۔ انہوں نے شہر حیدرآباد کے بیگم پیٹ میں منعقدہ سی آئی آئی تلنگانہ کی سالانہ کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ لائف سائنس کے میدان میں سرمایہ کاری کے وسیع مواقع موجود ہیں۔ 2013 کے مقابلے ریاست میں سرمایہ کاری دوگنی ہوگئی ہے۔ انہوں نے واضح کیا کہ حکومت 2030 تک 250 بلین ڈالر کی سرمایہ کاری کے حصول کا نشانہ رکھتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ حیدرآباد ویکسین کا مرکز بن گیا ہے جہاں 9 ارب ویکسین تیار کی جا رہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ دنیا میں 50 فیصد ویکسین حیدرآباد میں تیار کی جاتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ حکومت ایک ہی جگہ پر فارما انڈسٹریز کے لیے بہترین سہولیات فراہم کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے سلطان پور میں سب سے بڑا میڈیکل ڈیوائسس پارک بنایا ہے۔ انہوں نے کہا کہ حیدرآباد لائف سائنس کے ساتھ ساتھ ٹکنالوجی کے شعبے کا بہترین پلیٹ فارم بن گیا ہے۔ سٹلائٹس کی پہلی پرائیویٹ سیکٹر مینوفیکچرنگ کمپنی حیدرآباد میں ہوئی۔ اسکائی روٹ کے نمائندوں کو پرائیویٹ راکٹ لانچ کرنے پر انہوں نے مبارکباد پیش کی۔ انہوں نے نشاندہی کرتے ہوئے کہا کہ وہ ڈرون کے ذریعہ ادویات کی فراہمی کا ایک اختراعی پروگرام شروع کیا جائے گا۔ کے ٹی آر نے یاد دلایا کہ دنیا کے مشہور اداروں نے حیدرآباد میں اپنے مراکز قائم کیے ہیں۔ انہوں نے وضاحت کی کہ ایمیزون، گوگل، مائیکروسافٹ اور ایڈوب جیسی کمپنیوں نے حیدرآباد میں اپنا سب سے بڑا مرکز قائم کیا ہے۔ حیدرآباد میں نہ صرف مختلف کمپنیاں بلکہ مختلف رسوم و رواج اور کھانے بھی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ الیکٹرک وہیکل سیکٹر میں انقلابی تبدیلیاں آرہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم دوراندیشی کے ساتھ ای وی اور بیٹریاں تیار کرنے کے شعبہ میں صنعتوں کی حوصلہ افزائی کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ تلنگانہ کپاس کی ملک میں اچھی مانگ ہے۔ انہوں نے کہا کہ ٹیکسٹائل کے شعبہ میں بھی سرمایہ کاری کی وسیع گنجائش موجود ہے۔ انہوں نے کہا کہ کاکتیہ ٹیکسٹائل پارک بڑے پیمانے پر قائم کیا جارہا ہے۔

تلنگانہ اسٹیٹ بورڈ آف انٹرمیڈیٹ کی جانب سے ہال ٹکٹس جاری

حیدرآباد: 7/مارچ (عصرحاضر نیوز) تلنگانہ اسٹیٹ بورڈ آف انٹرمیڈیٹ نے 15 مارچ سے 4 اپریل تک منعقد ہونے والے انٹرمیڈیٹ پبلک امتحان کے ہال ٹکٹس جاری کردیئے ہیں۔ کالج کے پرنسپلوں کو ہدایت دی گئی کہ وہ اپنے لاگ ان سے ہال ٹکٹ ڈاؤن لوڈ کریں اور انہیں فوری طور پر طلباء میں تقسیم کریں۔ بورڈ نے طلباء کو مشورہ دیا کہ وہ اپنے ہال ٹکٹس کو درست تصاویر، دستخطوں، ناموں، میڈیم اور مضامین کے لیے چیک کریں۔ اگر کوئی شکایت ہو تو اس کی فوری اصلاح کے لیے کالج کے پرنسپل یا ڈسٹرکٹ انٹرمیڈیٹ ایجوکیشن آفیسر کو اطلاع دی جائے۔ TS انٹرمیڈیٹ امتحانات کا دورانیہ 180 منٹ (3 گھنٹے) ہوگا جو صبح 9 بجے شروع ہوگا اور دوپہر 12 بجے ختم ہوگا۔ انٹرمیڈیٹ سال اول کے امتحانات 15 مارچ سے 3 اپریل کے درمیان ہوں گے جبکہ دوسرے سال کے امتحانات 16 مارچ سے 4 اپریل تک ہوں گے۔

دہلی شراب معاملہ۔ حیدرآبادی تاجر گرفتار

حیدرآباد: 7 مارچ (عصرحاضر نیوز) دہلی شراب معاملہ کے سلسلہ میں انفورسمنٹ ڈائرکٹوریٹ نے حیدرآباد کے تاجر ارون رام چندرن پلائی کو گرفتار کیا ہے۔ ارون، اس معاملہ کے ملزم ہیں۔ اکتوبر 2022 کو سی بی آئی نے ارون پلائی کے ساتھی ابھشیک بوئن پلی کو گرفتار کیا تھا۔ ابھشیک، رابن ڈسٹری بیوشن ایل ایل پی نامی کمپنی کے ڈائرکٹر ہیں۔ ان کی کمپنی پر الزام ہے کہ اس شراب پالیسی سے کمپنیوں کو ہونے والے فائدہ کے سلسلہ میں کمیشن کے لئے اس کمپنی کے کھاتے کا استعمال کیا گیا۔ اس معاملہ کے سلسلہ میں اس نئی گرفتاری کے بعد اب تک کی گرفتاریوں کی تعداد بڑھ کر 11 ہوگئی ہے۔ پلائی پر جنوبی ہند کے گروپ سے تعلق ہونے کا الزام ہے۔

ماہ رمضان المبارک کی تیاری کے لیے ماہِ شعبان سنہری موقع: مولانا غیاث احمد رشادی

حیدرآباد: 7/مارچ (عصرحاضر نیوز) مقدس ترین مہینہ رمضان المبارک جس کی تیاری کے لیے ماہ شعبان المعظم سنہری موقع ہے اگر اسی مہینہ کے آخری ایام میں منصوبہ بند طریقہ سے ماہ رمضان المبارک گزارنے کا شیڈول تیار کرلیا جائے سحری و افطار اور تراویح کے ساتھ قرآن مجید کی تلاوت و دیگر عبادتوں کے لیے وقت فارغ کرنے پر غور و فکر کی جائے تو یقینا ایک مسلمان کا رمضان اسی کے مثل گزرے گا جیسے رسول رحمت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ ء کرام نے گزارا ہے ان حالات کا اظہار مولانا غیاث احمد رشادی بانی و محرک منبر و محراب فاؤنڈیشن نے اپنے صحافتی بیان میں کیا۔ مولانا نے کہا کہ رمضان مومنوں کے تزکیہ کے لیے آتا ہے۔ نبی رحمت ﷺ رمضان کی آمد کے دو مہینے پہلے سے اس ماہ تک رسائی کے لیے دعائیں کیا کرتے تھے اور پھر ماہِ شعبان سے ہی مکمل طور پر تیاری کرنے کا معمول تھا۔ مولانا نے کہا کہ نبی ﷺ اس ماہ عبادتوں خاص طور پر روزوں کی کثرت فرماتے۔ ایک موقع پر رمضان سے قبل صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو روزے اور رمضان کی فضیلت بتلاتے ہوئے آپ علیہ السلام نے فرمایا جس کو حضرت سلمان فارسی نقل کرتے ہیں کہ "شعبان کی آخری تاریخ کو رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطاب فرمایا: اے لوگو! تم پر ایک بڑی عظمت والا بابرکت مہینہ سایہ فگن ہو رہا ہے۔ اس میں ایک رات ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ اس مہینے کے روزے کو اللہ نے فرض قرار دیا ہے اور اس کی راتوں میں (خدا کی بارگاہ میں) کھڑا ہونے کو نفل مقرر کیا ہے۔ جو شخص اس مہینے میں کوئی نیک نفل کام رضائے الٰہی اور قربِ خداوندی حاصل کرنے کیلئے کرے گا تو وہ ایسا ہوگا جیسے اس مہینے کے سوا دوسرے مہینے میں کسی نے فرض ادا کیا ہو اور جو اس مہینہ میں فرض ادا کرے گا وہ ایسا ہوگا جیسے اس مہینے میں کسی نے ستر فرض ادا کیئے اور یہ صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا بدلہ جنت ہے اور یہ ہمدردی غمخواری کا مہینہ ہے اور وہ مہینہ ہے جس میں ایمان والوں کے رزق میں اضافہ کیا جاتا ہے۔ جس کسی نے اس میں کسی روزہ دار کو افطار کرایا تو اس کیلئے گناہوں کی مغفرت اور (جہنم کی) آگ سے آزادی کا سبب ہوگا اور اسے اس روزہ دار کے برابر ثواب دیا جائے گا بغیر اس کے کہ اس روزہ دار کے ثواب میں کوئی کمی کی جائے۔" مولانا نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کے اس فرمان عالی شان سے ہم مسلمانوں کو یہ سمجھ لینا چاہیے کہ رمضان مسلمانوں کے لیے میگا آفر کا درجہ رکھتا ہے۔ مسلمان ابھی سے اس بات کی کوشش کریں کہ رمضان المبارک کا کوئی لمحہ ضائع نہ ہو۔ اپنے کاروبار، ملازمت اور دیگر سرگرمیوں کو بہ قدر ضرورت انجام دیتے ہوئے اصل کمائی یعنی نیکیوں کے اس موسمِ بہار سے فائدہ اٹھانے کی ترتیب بنائیں۔ تلاوت، نوافل اور کثرتِ عبادات سے رمضان کو مزین کریں گے تو باقی زندگی میں بھی انقلاب آجائے گا۔ مولانا نے کہا کہ رمضان المبارک سے قبل مسلمان عید الفطر کی تیاری کرلیں، رمضان کی قیمتی ساعتوں میں معمولی چیزوں کے لیے گھنٹوں بازاروں میں وقت ضائع کرنے کے بہ جائے رمضان شروع ہونے سے پہلے ہی ان تیاریوں کو مکمل کرلیں تاکہ رمضان میں یکسوئی مل جائے۔

شب برأت کے پیش نظر قبرستانوں میں صفائی اور روشنی کا نظم

حیدرآباد: 7/مارچ (عصرحاضر نیوز) وقف بورڈ کے چیف ایگزیکٹیو آفیسر نے دونوں شہروں حیدرآباد و سکندرآباد کی 'قبرستان کمیٹیوں' کو ہدایت دی ہے کہ وہ شب برات کے موقع پر قبرستانوں کی صفائی کا کام کریں۔ بہت سے مسلمان روایتی طور پر شب برات (منگل اور بدھ کی درمیانی رات) کو اور اس کے بعد مرحوم کی روحوں کو خراج عقیدت پیش کرنے کے لیے قبرستان کا رُخ کرتے ہیں۔ انتظامی کمیٹیوں نے ان قبرستانوں کے کونے کونے میں ملبے کو صاف کرنے، زیادہ بڑھی ہوئی جھاڑیوں کو کاٹنے اور کچرے کو صاف کرنے کے ساتھ ساتھ زائرین کی آسانی کے لیے علاقوں کو روشنیوں اور پانی کی سہولیات سے آراستہ کرنے کے کام کیے ہیں۔ قبروں اور دیواروں کی پینٹنگ بھی کی گئی۔ جہاں شب برأت سے پہلے بحالی کے کاموں میں تیزی آئی ہے، وہیں قبرستان کمیٹی کے کئی ارکان نے جی ایچ ایم سی سے فنڈز کی کمی کی شکایت کی ہے۔ 70 سال پرانے قبرستان عیدگاہ میر عالم کی قبرستان کمیٹی کے سربراہ محمد ہاشم نے انکشاف کیا کہ اس موقع پر صحن کی صفائی کے لیے ہر سال کے برعکس فنڈز کی منظوری نہیں دی گئی۔ تاہم، انہوں نے یہ عمل اپنے خرچ پر ایک مدت کے انتظار کے بعد انجام دیا ہے اور واضح روشنی کے لیے صحن میں مختلف جگہوں پر لائٹس لگائی ہیں۔

مستحق بیماروں کے لیے صفا ڈائیگناسٹک سنٹر کے تحت مفت معائنوں کا انتظام

حیدرآباد: 7/مارچ (عصرحاضر نیوز) موجودہ دور میں بڑھتی مہنگائی کے سبب ایک عام آدمی اپنی ضروریات زندگی کی تکمیل کے لیے ہی پریشان ہے اور غربت و ناداری سے جوج رہے خاندانوں کے لیے مہنگا علاج اور خاص طور پر ڈاکٹروں کی جانب سے لکھے جانے والے معائنے کروانے کا تحمل نہیں ہے جس کے نتیجے میں یہ لوگ دوسرے ڈاکٹر سے رجوع کرتے ہیں یا پھر ویسے ہی اپنے مرض کو دبا دبا کر بے چینی کی زندگی گزارتے ہیں۔ صفا بیت المال ان حالات کا جائزہ لینے کے بعد ہی شہر حیدرآباد کی سلم بستیوں میں مفت میڈیکل کیمپس کا سلسلہ شروع کیا اور ان کیمپس سے رجوع ہونے والے مستحق بیماروں کی سہولت کے لیے تقریباً بارہ سال قبل صفا ڈائگناسٹک سنٹر کا قیام عمل میں لایا گیا۔ چناں چہ شہر حیدرآباد میں مستحق و غریب بیماریوں کے علاج کے لیے مفت میڈیکل کیمپس سے رجوع ہونے والے بیماروں کے خون و پیشاب و دیگر ضروری معائنوں کے لیے صفا ڈائگناسٹک سنٹر پر معائنے کیے جاتے ہیں۔ سفید کارڈ کے حامل مستحق بیماروں کے تمام معائنے مفت کیے جاتے ہیں۔ علاوہ ازیں صفا بیت المال کے شعبہ صفا ڈائگناسٹک سنٹر کے تحت مختلف علاقوں میں طبی معائنوں کے لیے کیمپس بھی منعقد کیے جاتے ہیں۔ پچھلے ایک ماہ کے دوران شہر حیدرآباد کی مختلف سلم بستیوں میں کل گیارہ مفت کیمپس منعقد کیے گئے۔ حافظ بابا نگر، یاقوت پورہ، وٹے پلی، گولکنڈہ، شاہین نگر، ہاشم آباد، جل پلی، شاستری پورم، چندولعل بارہ دری، ملک پیٹ اور غوث نگر میں لگائے گئے ان کیمپس سے جملہ 303 مریضوں کے معائنے مفت کیے گئے۔ ان معائنوں پر 1,15,570 روپیے کے اخراجات ہوئے۔ مولانا غیاث احمد رشادی صدر و جمیع ٹرسٹیانِ صفا بیت المال انڈیا نے عوام الناس سے یہ اپیل کی ہے کہ وہ ان اہم ترین خدمات کی انجام دہی کے لیے ادارہ کا بھرپور تعاون کریں۔ تعاون کے لیے فون نمبرات 9394419820, 9394419821

کاکتیہ یونیورسٹی ورنگل کی تین طالبات چوہے کاٹنے سے زخمی

حیدرآباد 7 مارچ (اسٹاف رپورٹر) تلنگانہ کے ضلع ورنگل کی کاکتیہ یونیورسٹی کی تین طالبات چوہوں کے کاٹنے سے زخمی ہوگئیں۔ یہ طالبات ان کی نقل و حرکت سے پریشان کن ہیں۔ لڑکیوں کے ہاسٹلس میں چوہے بڑی تعداد میں نظر آرہے ہیں۔ طالبات نے کہا کہ اس شکایت پر متعلقہ حکام نے ان کو چوہوں سے چھٹکارا دلانے کے سلسلہ میں کوئی اقدامات نہیں کئے۔ ان طالبات نے شکایت کرتے ہوئے کہا کہ ان کے پیروں اور ہاتھوں کو ان چوہوں نے کاٹ کر زخمی کردیا ہے۔ اس واقعہ سے کاکتیہ کیمپس کے گرلز ہاسٹل میں طالبات میں خوف پایا جاتا ہے۔ ان طالبات نے شدید تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ کیمپس کے پدمکشی ہاسٹل ڈی بلاک روم نمبر۔ 1 میں چوہوں کے کاٹنے سے دو طالبات زخمی ہوگئیں۔ یہ واقعہ صبح 3 بجے کے قریب پیش آیا۔ متاثرہ طالبات کو علاج کے لیے ہنمکنڈہ کے ایک پرائیویٹ اسپتال سے رجوع کیا گیا۔ طالبات کا کہنا ہے کہ ہاسٹلس میں چوہے بڑی تعداد میں گھوم رہے ہیں لیکن حکام توجہ نہیں دے رہا ہے۔

عالمی یومِ خواتین

عورت آج بھی عزت و وقار کی متلاشی۔۔۔

عابد حسین راتھر بی بی سی اردو دہلی

ہر سال 8 مارچ کو پوری دنیا میں خواتین کا عالمی دن منایا جاتا ہیں اور دنیا کے ہر ایک کونے میں اِس عنوان کے تحت مختلف پروگرامات منعقد کئے جاتے ہیں۔کہیں پر خواتین کے حقوق کی بات کی جاتی ہے تو کہیں پر جنسی مساوات اور صنفِ نازک کی آزادی کے بارے میں تقاریر کی جاتی ہے۔جب ہم عالمی یومِ خواتین منانے کے تاریخی پس منظر پر نظر ڈالتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ اس دن کا آغاز 1908ء میں نیویارک شہر سے ہوا تھا جب 15000 خواتین نے کم گھنٹے کام، بہتر تنخواہوں اور ووٹ کے حق کیلئے مارچ کیا۔کلارا زیٹکن نامی خاتون نے اس کو عالمی سطح پر لے جانے کا کام کیا جب انھوں نے 1910ء میں کوپن ہیگن میں انٹرنیشنل کانفرنس آف ورکنگ ویمن میں یہ خیال پیش کیا۔وہاں 17 ممالک سے 100 خواتین موجود تھیں جنھوں نے متفقہ طور پر اس کی تائید کی۔ پھر 1911ء میں پہلی بار آسٹریا، ڈنمارک، جرمنی اور سوئٹزرلینڈ میں یومِ خواتین منایا گیا۔اس کے بعد 1975ء میں اقوام متحدہ نے عالمی یومِ خواتین کو سرکاری طور پر تسلیم کرکے اس کو باقاعدہ طور پر منانا شروع کیا۔اگرچہ مجموعی طور پر ہر سال اس مخصوص دن کو مناتے ہوئے ایک صدی سے زیادہ عرصہ گزر گیا ہے اور ہر سال مختلف ممالک میں اس خاص دن کو مختلف طریقوں سے منایا جاتا ہے۔کہیں پر قومی تعطیل کا اعلان کیا جاتا ہے تو کہیں پر خواتین کو ان کی کامیابیوں کیلئے انعامات سے نوازا جاتا ہیں یا پھر کہیں پر خواتین کو پھولوں کے گلدستے پیش کئے جاتے ہیں لیکن اس دن کے منانے کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ خواتین کے حقوق کی پاسداری کی جائے، ان کی عزت و عصمت کو محفوظ رکھا جائے، جنسی اور گھریلو تشدد سے ان کی حفاظت کی جائے اور ان کے مختلف مسائل پر غور کیا جائے۔لیکن ایک صدی گزر جانے کے بعد بھی ایسے مخصوص موقع پر آج کل کے جدید، مہذب اور ترقی پسند دنیا کا خواتین کے تئیں کئے جانے والے برتاؤ پر کئی سوالیہ نشان کھڑے ہوتے ہیں۔جن مغربی ممالک میں اِس دن کے منانے کی تحریک شروع ہوئی انہیں ممالک کے بازاروں میں آج جدیدیت اور روشن خیالی کے نام پر عورت کی عصمت کو نیلام کیا جارہا ہے۔عورت کو آزادی، جنسی مساوات اور نسوانی حقوق کا فریب دے کر اِس کو برہنہ کرکے مرد حضرات کی جنسی تسکین اور عیاشی کیلئے محض ایک کھلونا سمجھا جاتا ہیں۔دورِ حاضر میں اگر دیکھا جائے تو ماچس کی ایک چھوٹی سی تیلی سے لیکر گھر میں استعمال کی جانے والی ہر ایک چیز کی خریداری کیلئے عورت کی نیم برہنہ تصاویر کا استعمال اشتہار بازی کے نام پر کیا جاتا ہیں تو کیا یہ عورت کی عزت کے ساتھ کھلواڑ نہیں ہے؟ المیہ تو یہ ہے پھر ایسے مخصوص دنوں پر اِنہی اعلیٰ کمپنیوں کے اعلیٰ عہدیداروں کو منعقد کردہ تقاریب پر مہمان خصوصی کے طور پر دعوت دی جاتی ہیں اور وہ لوگ بھی بلا جھجھک نسوانی عِزت و عصمت کی حفاظت کے بارے میں اپنی لمبی تقاریر سے سامعین کو خوش کر دیتے ہیں۔دورِ حاضر میں بالی ووڈ کی فلموں اور ٹیلی ویژن کے ڈراموں میں بولڈ سین، جمالیات، فن، اداکاری، تخلیقی صلاحیتوں کے نام پر صرف عورت کا ننگا جسم دکھایا جاتا ہے اور فحاشی کا کاروبار چلایا جاتا ہے اور پھر اپنی زندگی کے ایامِ آخر میں یہی لوگ یا تو ماٹیوشنل اسپیکر بن کر نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کے ذہن اپنے گندے خیالات سے آلودہ کرتے ہیں یا پھر پارلیمنٹ میں بیٹھ کر عوام کو جنسی مساوات اور نسوانی حقوق کا درس دیتے ہیں اور اِن معاملات کیلئے قوانین مقرر کرتے ہیں۔کیا یہ صنفِ نازک کے ساتھ ایک گھناؤنا مذاق نہیں ہے؟ مس انڈیا، مس ورلڈ، مس یونیورس جیسے خطابات کیلئے عورت کے اخلاق و اخلاص، حیا و کردار وغیرہ کے بجائے اِس کے جسم کے ہر ایک حصے کی پیمائش کی جاتی ہے اور پھر اِنہی بنیادوں پر عورت کو مختلف القاب سے نوازا جاتا ہے اور اِنہی چیزوں کو عورت کی ہمت و استقلال، آزاد خیالی اور بہادری کے نام دئے جاتے ہیں۔کیا یہ سب پیش قدمیاں اور اقدامات واقعی عورت کی عزت اور اُسکی ترقی کیلئے اُٹھائے جارہے ہیں یا دورِ جدید میں ان جھوٹی اصطلاحات کے نام پر عورت کو محض دل بہلائی کا کھلونا بنایا جارہا ہے جس کو بعد میں استعمال کرکے پھینک دیا جاتا ہے۔صنفِ نازک کو ان چیزوں پر غور کرکے اس بات پر ادراک کرنے کی اشد ضرورت ہے کہ کہیں عالمی یومِ خواتین منانے والے اقوام نے ہی انہیں کسی دلفریب دھوکے میں تو نہیں رکھا ہے اور انہیں آزادی، برابری وغیرہ جیسے طلسماتی محلوں کے خواب دکھا کر انھیں برباد تو نہیں کیا جارہا ہیں۔دنیا کے بڑے بڑے شہروں کے فائیو سٹار ہوٹلوں اور اعلیٰ پرائیوٹ یا سرکاری اداروں میں استقبالیہ یعنی ریسپشنشٹ کے نام پر عورت کو ہی نیم برہنہ حالت میں ٹھیک دروازے کے سامنے کھڑا کرکے لوگوں کے استقبال اور دل بہلائی کیلئے رکھا جاتا ہے۔کیا اس کو ہم عورت کی ترقی کا نام دیں گے یا اُس کی تذلیل کے جدید تراکیب؟ ذی حس اور باضمیر لوگوں کی طرف سے دنیا کے مہذب، باشعور اور جدید اقوام کے سامنے یہ کچھ اہم سوالات اُٹھائے جارہے ہیں جن کا جواب دینا اُن کا اخلاقی اور انسانی فرض ہے۔جب تک دنیا کے مہذب اور باشعور اقوام اِن بنیادی مسائل پر غور کرکے عورت کو اُس کا حقیقی مقام عطا نہیں کریں گے تب تک یومِ خواتین منانا محض ایک جھوٹ، دِکھاوا اور فریب ہے۔عورت کی اصل اور حقیقی عزت اُس کو کھلونا سمجھ کر استعمال کرکے پھینک دینے میں نہیں ہے بلکہ اُس کو پردہ میں رہنے پر اس کی حوصلہ افزائی کرنے میں اور اس کو بازار کے بجائے گھر کی زینت بنانے میں ہے۔اُس کی آزادی اُس کو فیشن کی زینت بنا کر اس کے برہنہ جسم کی نمائش کرنے میں نہیں بلکہ اس کو گھر کی ملکہ بنانے میں ہے۔اشتہار بازی میں چیزوں کی خریداری کیلئے اس کے برہنہ جسم کو استعمال کرنے سے وہ معاشرے میں کبھی بھی عزت کا مقام حاصل نہیں کرسکتی ہے بلکہ اِس کو صرف جنسی تسکین کا کھلونا سمجھا جائے گا۔اگر ایک طرف ہمارا معاشرہ ہر سال جوش وخروش سے عالمی یومِ خواتین مناتا ہے تو دوسری طرف اُسی معاشرے کی بوڑھی مائیں اپنی عمرِ اخیر میں دردر کی ٹھوکریں کھاتی ہیں اور اُسی معاشرے کی بہنیں اور بیٹیاں جنسی زیادتی اور گھریلو تشدد کا شکار ہورہی ہیں اور آئے روز ان واقعات کا گراف بڑھتا جارہا ہے۔عورت ماں کی شکل میں ممتا، بہن کی شکل میں ہمدرد اور ہمراز، بیوی کی شکل میں شریکِ حیات و ہم سفر اور بیٹی کی شکل میں گھر کا چراغ اور اپنے والدین کی آنکھوں کا نور ہوتی ہے جس کے بغیر ایک مرد ہمیشہ نامکمل اور ادھورا ہے۔ایک مرد کی ترقی تب تک ناممکن ہے جب تک مشکل گھڑیوں میں اس کا ساتھ ایک عورت نہ دے۔لہٰذا ایک ترقی پسند اور خوشحال معاشرے کیلئے عورت کی عزت کرنا اور اُن کو بنیادی نسوانی حقوق سے آراستہ کرنا لازمی اور لامُحالہ ہے۔مزید اس امر کی بھی بے حد ضرورت ہے کہ عورت اپنے آپ کو جدیدیت کے نام پر فحاشیت کے بازار میں دھکیلنے کے بجائے اپنے مقام کو پہچان کر اپنی عزت و عصمت کی حفاظت کرے اور خود کو مادیت کی لالچ میں مرد کا کھلونا بنانے کے بجائے معاشرے میں اپنی ایک الگ اور خاص پہچان بنانے کی کوشش کرے۔صنف نازک کو چاہئے کہ وہ ہمیشہ اس بات سے باخبر رہے کہ دورِ حاضر میں مختلف معاشروں میں کچھ غلیظ دماغ جدیدیت، فیشن پرستی اور آزاد خیالی کے فریب میں اُن کو جھوٹے خواب دِکھا کر صرف اُن کا غلط استعمال کررہے ہیں۔اِن باتوں پر عمل کرکے اگر ہم عورت کو حقیقی عزت اور معاشرے میں اس کا استحقاقی مقام فراہم کرے گے تو شاید پھر ہر دن ہمارے لئے یومِ خواتین ہوگا۔

اظہار رائے

مراسلہ نگار کی رائے سے ادارہ کا اتفاق ضروری نہیں

مثالی معاشرہ کے لیے......!

ایک وقت میں معروف سیاسی رہنما وقلم کار کشن پٹنائک نے ایک سلسلہ تحریر میں لکھا تھا کہ بھارت شودروں کا ہوگا، اب یہ اسی نام سے کچھ دنوں پہلے کتابی شکل میں سیتو پبلشنگ نوئیڈا سے شائع ہوگئی ہے، پٹنائک صاحب نے یہ نہیں بتایا کہ بھارت شودروں کا کیسے ہو جائے گا، وہ تو ابھی تک برہمن ازم، منوواد کے مقابلے میں کوئی موثر بیانیہ ہی سامنے نہیں لا سکے ہیں، وہ مذہب و خالق کائنات کے انکار کے ساتھ کوئی بہتر متبادل پیش نہیں کرسکے ہیں، مفروضہ مذہب و معبود کو مسترد کرنے کے ساتھ کوئی برحق معبود و مذہب کو متبادل کے طور پر پیش کرنا بھی ضروری ہے ورنہ فکری وسماجی خلاء باقی رہنے کے سبب سماج آگے نہیں بڑھ سکتا ہے، کسی چیز کا پرانا ہونا کافی نہیں ہے بلکہ صحیح اور مستند ومحفوظ ہونا بھی ضروری ہے،۔بہت سے لوگ بودھ بن جانے میں مسئلے کا حل سمجھتے ہیں لیکن بودھ مت، معاشرے کی تشکیل اور مکمل ومستند رہنمائی وروشنی کے ساتھ آگے نہیں بڑھ پارہا ہے، اس کے لیے مکمل ومستند ہونا ضروری ہے، وہ خالق کائنات کے متعلق ہمیں خلاء میں معلق چھوڑ دیتا ہے، اگر سماج کے سارے لوگ آبادی اور بیوی بچے چھوڑ کر جنگل کی طرف نکل جائیں تو مثالی معاشرہ وجود میں نہیں آسکتا ہے، یہی کچھ معاملہ جین اور جین مت کا ہے، شودر اس کی طرف نہیں آرہے ہیں تو مستقبل کے ساتھ ہونے کا کوئی سوال ہی نہیں ہے، ہمیں تمام تر سوالات کے جوابات صرف اسلام اور رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حیات میں ملتے ہیں، اگر آخرت میں اور خالق کی طرف سے بہتر جزائے اعمال کی امید وعقیدہ نہ ہو تو لنگوٹی، ناک پر پٹی، بال، بچوں کا تیاگ، دیگر کی خدمت میں وقت لگانے میں کوئی معنی اور عقل مندی نظر نہیں آتی ہے، رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا سارے سارے عظیم رہنما اور عظیم شخصیات علاقائی اور وقتی تھے وہ وشو گرو اور معلم نہیں بن سکتے ہیں لہذا مستقبل ان کے اور ان کا نام لے کر سامنے آنے والوں کے ساتھ نہیں ہوسکتا ہے، مستقبل صرف رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ سے وابستگی رکھنے والوں کے ساتھ ہے، ہم ماضی کو مانتے اور احترام بھی کرتے ہیں اس کی عظیم شخصیات سے ہمارے ماننے کا رشتہ قائم رہے گا لیکن حال و مستقبل کو نظر انداز کرکے نہیں، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، تمام عظیم شخصیات کے مستقبل میں ہیں لہذا مستقبل سے وابستگی کے بغیر کسی کا مستقبل کیسے ہوسکتا ہے؟

عبدالحمید نعمانی

ماں کے پیٹ میں بچے کو 'سنسکار' سکھانے آر ایس ایس کی مہم

شکیل اختر بی بی سی اردو، دلی

ہندو نظریاتی تنظیم آر ایس ایس نے 'گربھ سنسکار' یعنی 'حمل کلچر' نام سے ایک مہم کا آغاز کیا ہے جس کے تحت زچہ بچہ کے طبی ماہرین حاملہ خواتین کو یہ سکھائیں گے کہ وہ کیا طریقہ اختیار کریں جس سے حمل کے دوران ہی بچہ ہندو تعلیمات اور ثقافت سے واقف ہو جائے۔سوشل میڈیا پر صارفین نے اسے احمقانہ قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ آر ایس ایس غیر سائنسی تصورات کو ہوا دے رہی ہے۔آر ایس ایس کی خواتین کی شاخ راشٹریہ سیویکا سمیتی نے اتوار کو دلی کی جواہر لال نہرو یونیورسٹی میں ایک ورکشاپ کا اہتمام کیا تھا۔ماں کے پیٹ میں بچے کو 'سنسکار' سکھانے کی مہم اس ورکشاپ کو دلی کے طبی ادارے آل انڈیا انسٹیٹیوٹ آف میڈیکل سائنسز (ایمز) کے اشتراک سے منعقد کیا گیا تھا۔اس میں ملک کی 12 ریاستوں کے تقریباً 80 گائنا کالوجسٹ نے حصہ لیا تھا۔راشٹریہ سیویکا سمیتی کی ناظم سکریٹری مادھوری مراٹھے نے ورکشاپ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ 'حمل سے ہی بچے میں ہندو اقدار کی شروعات کرنی ہے۔ بچے کو پیٹ میں ہی یہ معلوم ہونا چاہیے کہ ملک کو باقی سبھی چیزوں پر فوقیت حاصل ہے۔'ان کا کہنا تھا کہ حمل سے پہلے اور حمل کے دوران دعائیں مانگنے اور عبادت سے من چاہی اولادیں پیدا ہوتی ہیں۔انھوں نے مراٹھا بادشاہ شیواجی کی مثال دیتے ہوئے کہا کہ 'ان کی ماں جیجا بائی نے یہ دعا مانگی تھی کہ ان کے ہاں ایک ہندو رہنما پیدا ہو۔'انھوں نے اس بات پر زور دیا کہ خواتین کو حمل کے دوران اسی طرح کی دعا مانگنی چاہیے تاکہ بچے ہندو حکمرانوں کی خصوصیات کے ساتھ پیدا ہوں۔راشٹریہ سیویکا سمیتی ماں کے پیٹ میں ہی بچے کے اندر ثقافتی اقدار پیدا کرنے کے لیے گائناکولوجسٹ، ڈاکٹر اور یوگا ٹیچرز کی مدد سے حمل کے دوران خواتین کے لیے بھگود گیتا، راماین کے منتروں اور یوگا کی مشق کا پروگرام شروع کررہی ہے۔مادھوری مراٹھے نے کہا کہ یہ پروگرام حمل کے دنوں سے شروع ہو کر بچے کی دو سال کی عمر تک جاری رہے گا۔ان کے مطابق 'بچہ ماں کے پیٹ میں 500 الفاظ تک یاد کرسکتا ہے۔'انھوں نے کہا کہ اس پروگرام کا مقصد اس بات کو یقینی بنانا ہے کہ بچے ہندو ثقافت اور اقدار کو سیکھ سکیں۔ان کے مطابق اس پروگرام کے تحت ابتدائی طور پر حمل کے دوران کم از کم 1000 بچوں تک رسائی حاصل کی جائے گی۔اس ورکشاپ میں شریک ڈاکٹروں سے خطاب کرتے ہوئے ایمز کی ڈاکٹر رما جیا سندر نے کہا کہ ایسے والدین جو اقتصادی طور پر بہتر حالت میں ہیں، کے ہاں ایسے بچوں کی پیدائش بڑھتی جارہی ہے جو جسمانی یا ذہنی نقص کا شکار ہیں۔'اس لیے ہمیں سوچنا پڑتا ہے کہ حمل میں کیا بات بگڑ گئی۔گربھ سنسکار حمل سے پہلے ہی شروع ہوجاتا ہے۔ جیسے ہی کوئی جوڑا بچے کے بارے میں سوچنا شروع کرتا ہے آیوروید (دیسی نسخہ) کا کردار شروع ہوجاتا ہے۔'ان ڈاکٹروں کا دعویٰ ہے کہ گربھ سنسکار یعنی حمل کلچر پر اگر صحیح طریقے سے عمل کیا جائے تو ماں کے پیٹ میں بچے کا ڈی این اے تک تبدیل ہوسکتا ہے۔ایک مقرر ڈاکٹر شویتا ڈانگرے نے ہم جنس پرستی کے بارے میں بھی عجیب وغریب دلیل دی۔ انھوں نے کہا 'اگر ایک ماں کا پہلے سے ہی ایک لڑکا ہے اور وہ یہ توقع کرتی ہیں کہ دوسری اولاد لڑکی ہوگی لیکن وہ بھی لڑکا پیدا ہوتا ہے تو ایسا لڑکا ہم جنس پرست ہوسکتا ہے۔'سوشل میڈیا پر آر ایس ایس کے حمل کے بارے میں تصور اور اس کے مجوزہ پروگرام پر شدید تنقید کی جارہی ہے اور بیشتر صارفین نے اسے غیر سائنسی نظریہ قرار دیا ہے۔ایک صارف نے ٹویٹ کرتے ہوئے لکھا 'حیرت انگیز، عجیب وغریب۔ میں حیران ہوں کہ یہ کس طرح معاشرے کو مذہب اور ثقافت کے نام پر پیچھے لے جا رہے ہیں۔'ای ڈی میتھیو نے سوال کیا کہ 'اب اس کے بعد کیا؟ سیکس کے وقت عبادت؟' روہنی موہن نے لکھا کہ 'اس ورکشاپ میں ہم جنس پرستی کے بارے میں جو بتایا گیا، اس کی کوئی سائنسی بنیاد نہیں۔'صارف جیکب نے ٹویٹ کرتے ہوئے لکھا کہ ملک طالبان کی طرز پر آگے بڑھ رہا ہے۔'مجھے نہیں معلوم کہ اب لوگ اس بات کو محسوس کررہے ہیں یا نہیں کہ آر ایس ایس ایک ایک کرکے نظام کو بدل رہی ہے۔ اگر اس پر قابو نہ پایا گیا تو انڈیا بھی بالکل طالبان کے افغانستان کی طرح نظر آئے گا۔'ڈاکٹر ورون سی ایم ڈی نے ٹویٹ کی کہ 'اگر رجسٹرڈ ڈاکٹر اس طرح کی جہالت کی حمایت کریں گے تو یہ ہمارے ملک کے سائنسی مزاج کے لیے ٹھیک نہیں۔'

نظام آباد کی میڈیکل طالبہ کی کینڈا میں اچانک دل کا دورہ پڑنے سے موت

حیدرآباد 7 مارچ (عصر حاضر نیوز) دل کا دورہ پڑنے سے تلنگانہ کی میڈیکل طالبہ کی کینڈا میں موت ہوگئی۔ ضلع نظام آباد سے تعلق رکھنے والی 24 سالہ پوجیتا نامی میڈیکل طالبہ اعلیٰ تعلیم کے لیے کینیڈا گئی تھی۔ اس کی لاش کو اس کے آبائی گاؤں ملکاپور (اے) لایا گیا۔ اس کے گاؤں میں غم کا ماحول دیکھا گیا۔ مقامی افراد اور اس کے رشتہ داروں نے بتایا کہ گاؤں کے نائب سرپنچ وینکٹ ریڈی کو دو بیٹے ارون ریڈی، بھرت ریڈی اور ایک بیٹی پوجیتا ریڈی ہیں۔ بڑا بیٹا کینیڈا میں ہے۔ پوجیتا ریڈی نے کھمم کے ایک پرائیویٹ میڈیکل کالج میں بی ڈی ایس مکمل کیا۔ 26 جنوری کو وہ اعلیٰ تعلیم کیلئے کینڈا گئی تھی جہاں اس نے ایک ہفتہ بھائی ارون ریڈی کے مکان میں قیام کیا۔ بعدازاں اپنی سہیلیوں کے ساتھ ہاسٹل میں رہنے لگی جہاں اس کو دل کا دورہ پڑا۔ وہ ہاسٹل میں گرگئی۔ اس کی سہیلیوں نے اس کو اسپتال منتقل کیا جہاں دوران علاج اس کی موت ہوگئی۔ اس واقعہ کی اطلاع پر اس کا بھائی بھی وہاں پہنچ گیا جس کی کوششوں سے پوجیتا کی لاش آبائی مقام منتقل کی گئی جہاں اس کی آخری رسومات ادا کی گئیں۔

نلگنڈہ کے نارکٹ پلی میں بس الٹ گئی۔ تین زخمی

نلگنڈہ: 7 مارچ (اسٹاف رپورٹر) تلنگانہ کے ضلع نلگنڈہ کے نارکٹ پلی کے نواحی علاقہ میں ایک پرائیویٹ ٹراویلس کی بس الٹ گئی جس میں تین مسافرین زخمی ہوگئے۔ ذرائع کے مطابق آج صبح پیش آئے اس واقعہ کے وقت بس میں 31 مسافر سوار تھے۔ مقامی افراد کی اطلاع پر پولیس وہاں پہنچی اور زخمیوں کو مقامی اسپتال منتقل کیا۔ بعدازاں پولیس نے اس سلسلہ میں ایک معاملہ درج کرکے جانچ شروع کردی۔

پٹرول ڈلوانے کے بعد رقم مانگنے پر حملہ، نوجوان ہلاک

حیدرآباد 7 مارچ (یواین آئی) پٹرول ڈلوانے کے بعد رقم مانگنے پر تین نوجوانوں نے پٹرول پمپ پر کام کرنے والے ملازمین پر حملہ کردیا۔ اس حملہ میں ایک ملازم کی موت ہوگئی جبکہ اس کا ساتھی زخمی ہوگیا۔ یہ واقعہ پیر کی نصف شب تلنگانہ کے رنگاریڈی ضلع کے جنواڑا میں پیش آیا۔ تفصیلات کے مطابق کل شب یہ تین نوجوان حالت نشہ میں ایک کار میں جنواڑا کے ایچ پی پٹرول اسٹیشن پہنچے۔ رات ہونے کے سبب پٹرول پمپ بند ہونے کے باوجود انہوں نے پٹرول ڈالنے کیلئے اصرار کرتے ہوئے کہا کہ ان کو دور جانا ہے جس پر یہ ملازم پٹرول ڈالنے کے لئے راضی ہوگیا۔ گاڑی میں پٹرول ڈلوانے کے بعد ان نوجوانوں نے رقم کی ادائیگی کے لیے کارڈ دیا تاہم، اس کارڈ نے کام نہیں کیا جس پر پٹرول پمپ کے ملازم نے رقم دینے کی خواہش کی۔ اس پر اچانک تین نوجوانوں نے پٹرول پمپ کے ملازمین پر اچانک حملہ کردیا۔ اس حملہ میں پٹرول پمپ کا ایک ملازم جس کی شناخت سنجے کے طور پر کی گئی ہے، ہلاک ہوگیا جبکہ اس کا ایک ساتھی شدید زخمی ہوگیا۔ اس نے ان حملہ آوروں کو روکنے کی کوشش کی ناکام کوشش کی تھی۔ اس واقعہ کے بعد یہ حملہ آور فرار ہونے میں کامیاب رہے۔ یہ منظر وہاں لگے سی سی کیمروں میں ریکارڈ ہوگیا۔ فوٹیج کی بنیاد پر ان حملہ آوروں کی شناخت کے نریندر، ملیش اور انوپ کے طور پر کی گئی ہے۔ تینوں کے خلاف قتل کا مقدمہ درج کرلیا گیا۔

مختلف سڑک حادثات میں تین افراد ہلاک

حیدرآباد 7 مارچ (عصر حاضر نیوز) تلگو ریاستوں میں پیش آئے سڑک حادثہ میں تین افراد ہلاک اور دیگر تین دیگر شدید زخمی ہوگئے۔ پہلا حادثہ تلنگانہ کے ضلع نلگنڈہ میں پیش آیا جس میں ماں اور بیٹی ہلاک ہوگئیں۔ یہ حادثہ ضلع کے دامرچرلا منڈل میں کونڈراپولو کے قریب اُس وقت پیش آیا جب ایک لاری کے ڈرائیور نے اس کا توازن کھودیا اور یہ لاری، بائیک سے ٹکراگئی۔ اس حادثہ میں 35 سالہ خاتون آدی لکشمی اور اس کی 13 سالہ بیٹی پرشانتی ہلاک ہوگئی۔ اس حادثہ میں باپ اور بیٹا زخمی ہوگئے جنہیں علاج کے لیے اسپتال منتقل کردیا گیا۔ پولیس نے اس سلسلہ میں ایک کیس درج کرلیا ہے۔ دوسرا حادثہ اے پی کے باپٹلہ ضلع میں پیش آیا۔ ذرائع کے مطابق تیز رفتار بائیک کے سڑک کے کنارے پل سے ٹکراجانے کے نتیجہ میں ایک نوجوان ہلاک ہوگیا جس کی شناخت 22 سالہ تیجا کے طور پر کی گئی ہے۔

کرنول میں زلزلے کے ہلکے جھٹکے
کئی مکانات کو نقصان، کوئی جانی نقصان کی اطلاع نہیں

کرنول: 7 مارچ (اسٹاف رپورٹر) آندھراپردیش کے ضلع کرنول میں آئے زلزلے کے جھٹکوں کے نتیجہ میں کئی مکانات کو نقصان پہنچا۔ اطلاعات کے مطابق یہ جھٹکے ضلع کے رتنا گاؤں میں کل شب اچانک محسوس کئے گئے جس کے ساتھ ہی لوگ خوفزدہ ہوکر اپنے مکانات سے اپنی جان بچانے کیلئے نکل پڑے۔ کئی افراد نے کھلے آسمان کے نیچے کئی گھنٹے گذارے اور کئی افراد کو فون کے ذریعہ اپنے رشتہ داروں کی خیریت معلوم کرتے ہوئے دیکھا گیا۔ ان جھٹکوں سے کسی بھی قسم کے جانی نقصان کی کوئی اطلاع نہیں ملی ہے البتہ گاؤں کے 12 مکانات کو نقصان پہنچا۔ بیشتر مقامات پر سمنٹ روڈ بھی متاثر ہوئیں۔ کئی مکانات کی دیواروں میں دراڑیں بھی پڑگئیں۔ مقامی افراد نے کہا کہ انہوں نے زوردار آوازیں بھی سنیں۔ اس واقعہ کی اطلاع کے ساتھ ہی مقامی وائی ایس آر کانگریس کی رکن اسمبلی سری دیوی، سینئر عہدیداروں کے ساتھ وہاں پہنچ گئیں جنہوں نے مقامی افراد سے ملاقات کرتے ہوئے نقصانات کی تفصیلات معلوم کیں اور تحمل کا مظاہرہ کرنے کی عوام سے خواہش کی۔ حکام، ان جھٹکوں سے ہوئے نقصانات کا جائزہ لے رہے ہیں۔ یہ جھٹکے کس طرح آئے یہ ہنوز واضح نہیں ہوسکا۔ ریکٹر اسکیل پر اس کی پیمائش کا ہنوز اعلان نہیں کیا گیا۔

کھیل کی خبریں

ویوین رچرڈز وہ بلے باز جس کے آگے بڑے بڑے گیند باز تھرّا جاتے تھے

نئی دہلی: کرکٹ کی دنیا میں ویوین رچرڈز کا نام کون نہیں جانتا۔ ایک ایسا بلے باز جس کی سویگ اور ہٹ کرنے کی صلاحیت کا اندازہ ہر دور کے بلے بازوں کی صلاحیتوں سے لگایا جاتا ہے۔ دائیں ہاتھ کے اس جارح بلے باز کا بیٹنگ کرنے کا انداز دوسرے بلے بازوں سے جدا رہا۔ رچرڈز جب بلے بازی کے لیے میدان میں اترتے، تو بڑی ہی شان سے بیٹنگ کرنے آتے تھے۔ گیند بازوں کی دھڑکنیں تیز ہوجاتی تھیں۔ تماشائیوں کا جوش دوبالا ہوجاتا اور تبصرہ نگاروں کی آوازوں میں تال میل بڑھ جاتا تھا۔ ایک نڈر اور بہادر بلے باز جس نے بلے بازی کے لئے کبھی ہیلمٹ پہننا ضروری نہیں سمجھا۔ رچرڈز جنہیں اپنے دور کا سب سے تباہ کن بلے باز کہا جاتا ہے، بڑے بڑے گیند باز ان کی بلے بازی کے آگے تھرّا جاتے تھے۔ وہ بہت ہی آسانی سے گیند کو اسٹیڈیم کے پار پہنچانے میں مہارت رکھتے تھے۔ بعض اوقات تو حریف ٹیم کے گیند باز ان کے سامنے گیند بازی کرنے سے کتراتے تھے۔ اس زمانے میں جب رچرڈز نے بغیر ہیلمٹ کے کھیلنا شروع کیا تو تیز بلے بازی کرنے کا رجحان بہت کم تھا۔ جارح بلے بازی جیسے الفاظ کم استعمال ہوتے تھے۔ لیکن جب سے ویو رچرڈز نے کھیلنا شروع کیا تو کرکٹ میں آگ، طوفانی، تیز، تباہ کن، مہلک اور زبردست جیسی صفتوں جیسے الفاظ نے بلے بازی کے لئے اپنا مقام حاصل کرلیا ہے۔ رچرڈز کا پورا نام- آئزک ویوین الیگزینڈر رچرڈز ہے۔ اس 5 فٹ 10 انچ بلے باز کی پیدائش 7 مارچ 1952 کو سینٹ جان ویسٹ انڈیز میں ہوئی۔ انہوں نے ویسٹ انڈیز کے علاوہ گھریلو ٹیمیں- گلیمورگن، کوئنز لینڈ، سمرسیٹ کے لئے بھی بلے بازی کی۔ ویوین رچرڈز ویسٹ انڈیز کے ملک انٹیگوا اور باربوڈا میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد میلکم رچرڈز جیل میں ایک افسر کے عہدے پر فائز تھے۔ رچرڈز نے اینٹیگوا کے لیے کرکٹ کھیلی۔ ایک جیل افسر ہونے کے ناطے رچرڈز کے والد میلکم بہت سخت اور نظم وضبط کے پابند تھے۔ میلکم نے ویوین رچرڈز کی کرکٹ کھیلنے کے لیے بہت حوصلہ افزائی کی۔ ویو رچرڈز نے ہائی اسکول کے بعد تعلیم درمیان میں ہی چھوڑ دی اور اپنی تمام تر توجہ کرکٹ پر مرکوز کردی۔ اس وقت ان کی عمر 18 برس تھی۔ رچرڈز 1975 اور 1979 کا ورلڈ کپ جیتنے والی ویسٹ انڈیز ٹیم کے رکن تھے، کرکٹ کے شائقین آج بھی سال 1979 کے ورلڈ کپ کے فائنل میں ان کی 189 رنز کی جادوئی اننگز کو نہیں بھول سکے ہیں۔ ووین رچرڈز مقررہ اوورز کے فارمیٹ میں سب سے زیادہ دھماکہ خیز بلے بازوں میں سے ایک مانے جاتے ہیں۔ تجربہ کار اور تیز گیند باز بھی ان کے سامنے کانپتے تھے۔ وہ کسی بھی باؤلنگ اٹیک کی دھجیاں بکھیرنے کرنے کی صلاحیت رکھتے تھے۔ وہ ڈینس للی، عمران خان جیسے تجربہ کار تیز گیند بازوں کی گیند کو باؤنڈری کے پار بہت آرام سے پہنچادیا کرتے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ ٹیسٹ اور ون ڈے دونوں میں ان کی بیٹنگ اوسط 47 سے زیادہ تھی۔ اپنے کیریئر میں رچرڈز نے 121 ٹیسٹ کی 182 اننگز میں مجموعی طور پر 8540 رنز بنائے جس میں ان کی اوسط 23.50 تھی۔ انہوں نے اپنے ٹیسٹ کیریئر میں 24 سنچریاں اور 45 نصف سنچریاں بنائیں۔ انہوں نے 187 ون ڈے میچوں میں 11 سنچریاں اور 45 نصف سنچریاں بنا کر مجموعی طور پر 6721 رنز بنائے۔ ٹیسٹ میں جہاں ان کا بہترین اسکور 291 رنز تھا، وہیں ون ڈے میں ان کے ناقابل شکست 189 رنز تھے۔ فرسٹ کلاس میچوں میں انہوں نے 507 میچ کھیل کر 36212 رن بنائے جس میں ان کے 322 رن بہترین اسکور میں شمار کیا جاتا ہے۔ ان میچوں میں انہوں نے 114 سنچریاں اور 162 نصف سنچریاں بنائیں۔

احمد آباد میں بھارت آسٹریلیا چوتھا ٹیسٹ؛ مودی آسٹریلیائی وزیر اعظم کے ساتھ میچ کا لطف لیں گے

احمد آباد، 07 مارچ (عصر حاضر نیوز) نریندر مودی اور ان کے ہم منصب آسٹریلوی وزیر اعظم انتھونی البانیس احمد آباد کے نریندر مودی اسٹیڈیم میں بھارت اور آسٹریلیا کے درمیان چوتھے ٹیسٹ میچ کے پہلے دن کا کھیل دیکھیں گے۔ یہ پہلا موقع ہوگا، جب وزیر اعظم نریندر مودی اپنے نام سے منسوب اسٹیڈیم میں میچ دیکھیں گے۔ میڈیا رپورٹس میں کہا گیا ہے کہ گجرات حکومت دنیا کے سب سے بڑے کرکٹ اسٹیڈیم میں دونوں وزرائے اعظم کی میزبانی کے لیے سیکورٹی کے وسیع انتظامات کر رہی ہے۔ بارڈر گواسکر ٹرافی سیریز کا چوتھا ٹیسٹ میچ 9 سے 13 مارچ تک کھیلا جانا ہے۔ گزشتہ برس مئی میں آسٹریلیا کے وزیر اعظم بننے کے بعد انتھونی البانی کا یہ پہلا بھارت کا دورہ ہے۔ ذرائع کے مطابق البانی 8 مارچ کے آس پاس آسٹریلیا سے اڑان بھریں گے۔ وہ اور وزیر اعظم نریندر مودی بھارت اور آسٹریلیا کے درمیان چوتھا کرکٹ ٹیسٹ میچ دیکھنے کے لیے احمد آباد جاسکتے ہیں۔ وزیر خارجہ ایس جے شنکر نے آسٹریلیا کے وزیر اعظم کے دورہ بھارت کی تیاری کے لیے گزشتہ ہفتے آسٹریلیا کا دورہ کیا۔ ویسے اس دورے کے حوالے سے ابھی تک کوئی باضابطہ اعلان نہیں کیا گیا ہے۔ تاہم البانی نے ہفتہ کے روز جے شنکر سے ملاقات کے بعد ایک ٹویٹ میں اپنے بھارت کے دورے کا ذکر کیا۔ انہوں نے لکھا کہ اگلے ماہ بھارت کے دورے سے پہلے @DrSJaishankar سے ملنا بہت اچھا لگا۔ ہم نے اپنی تزویراتی شراکت داری، اقتصادی مواقع اور عوام سے عوام کے تعلقات پر تبادلہ خیال کیا جو دونوں ممالک کے درمیان تعلقات کو مضبوط بناتے ہیں۔ پی ایم مودی کے دورہ احمد آباد سے متعلق لوگوں کا کہنا ہے کہ آسٹریلیا کے وزیر اعظم کے دورہ بھارت کے دوران خطے میں چین کی بڑھتی ہوئی فوجی طاقت کے پیش نظر ہند پیسیفک خطے میں تعاون کی توسیع پر بات چیت متوقع ہے۔ انہوں نے کہا کہ تجارت، سرمایہ کاری اور اہم معدنیات کو فروغ دینا وزیر اعظم مودی اور البانی کے درمیان بات چیت کے ایجنڈے میں ترجیح ہوگی۔ آسٹریلیا کے ملبورن کرکٹ گراؤنڈ کا یہ شاندار ریکارڈ احمد آباد میں بھارت اور آسٹریلیا کے درمیان ہونے والے چوتھے ٹسٹ میچ کے دوران ٹوٹنا طے ہے۔ واضح رہے کہ ملبورن کرکٹ گراؤنڈ میں ٹیسٹ میچ میں ایک دن میں 91 ہزار 112 شائقین کے میچ دیکھنے کا ریکارڈ ہے۔ جو 2013-14 میں ایشیز سیریز کے دوران قائم ہوا تھا۔ اب اس ریکارڈ پر خطرات کے بادل چھائے ہیں ہیں۔ اور یہ ریکارڈ ٹوٹنا طے ہوگیا ہے۔ کیونکہ انڈیا اور آسٹریلیا کے درمیان احمد آباد میں ہونے والے چوتھے اور آخری ٹسٹ میچ میں ایک لاکھ سے زائد افراد کے میچ دیکھنے کا امکان ہے۔ غیر ملکی میڈیا کے مطابق احمد آباد میں کرکٹ اسٹیڈیم دنیا کا سب سے بڑا کرکٹ وینیو ہے اور یہاں زیادہ سے زیادہ تماشائیوں کے ایک دن میں ٹیسٹ میچ دیکھنے کا امکان ہے۔ آسٹریلیا اور بھارت کے درمیان چوتھا ٹیسٹ میچ 9 مارچ سے احمد آباد کے اسٹیڈیم میں شروع ہوگا جہاں 1 لاکھ 32 ہزار تماشائیوں کے بیٹھنے کی گنجائش ہے۔ میڈیا رپورٹ کے مطابق تجزیہ نگاروں نے پیش گوئی کی ہے کہ یہ ریکارڈ کئی ہزار کے فرق سے ٹوٹ جائے گا۔ رپورٹس کے مطابق آسٹریلوی مداح بڑی تعداد میں احمد آباد پہنچ رہے ہیں۔ واضح رہے کہ 4 ٹیسٹ میچز کی سیریز میں بھارت کو دو ایک سے برتری حاصل ہے۔

کمنز چوتھے ٹیسٹ سے باہر، اسمتھ کریں گے کپتانی

اندور: 7/مارچ (ذرائع) آسٹریلیا کے کپتان پیٹ کمنز کے ہندوستان واپس نہ آنے کی وجہ سے نائب کپتان اسٹیو اسمتھ ہی بارڈر گواسکر ٹرافی کے چوتھے ٹیسٹ میں ٹیم کی قیادت کریں گے کرکٹ آسٹریلیا (سی اے) نے پیر کو اس کی تصدیق کی غور طلب ہے کہ دوسرے ٹیسٹ کے بعد کمنز سڈنی واپس ہوگئے تھے جہاں ان کی والدہ بریسٹ کینسر سے لڑ رہی ہیں۔ کمنز کی غیر موجودگی میں اسمتھ نے آسٹریلیا کو تیسرے ٹیسٹ میں نو وکٹوں سے فتح دلائی۔ سی اے نے بتایا کہ کمنز چوتھے ٹیسٹ کے لیے ہندوستان واپس نہیں آسکیں گے اور آسٹریلیا 9 مارچ سے احمد آباد میں ہونے والے ٹیسٹ میں اسمتھ کی کپتانی میں کھیلے گا۔ ٹیسٹ سیریز کے بعد ہندوستان اور آسٹریلیا کے درمیان 17 مارچ سے شروع ہونے والی تین میچوں کی ون ڈے سیریز میں کمنز کے کھیلنے کے بارے میں کوئی فیصلہ نہیں کیا گیا ہے۔ یہ واضح نہیں ہے کہ کمنز کی غیر موجودگی میں ایک روزہ ٹیم کی قیادت کون کرے گا۔ گزشتہ سال انگلینڈ کے خلاف ایک روزہ سیریز کے ایک میچ میں جوش ہیزل ووڈ نے کپتان کا کردار ادا کیا تھا، حالانکہ وہ خود انجری کے باعث دورہ ہندوستان سے باہر ہوچکے ہیں۔ اس سے قبل اسمتھ اور ایلکس کیری بھی آسٹریلیا کی کپتانی کرچکے ہیں۔ ہندوستان اس وقت چار میچوں کی ٹیسٹ سیریز میں 2-1 سے آگے ہے۔ ہندوستان احمد آباد ٹیسٹ جیت کر ورلڈ ٹیسٹ چیمپئن شپ (ڈبلیو ٹی سی) فائنل میں پہنچ سکتا ہے، جبکہ آسٹریلیا کے پاس سیریز 2-2 سے برابر کرنے کا موقع ہے۔

کیرالہ: بیٹیوں کو جائیداد میں پورا حق دینے مسلم جوڑے کی دوبارہ شادی کا فیصلہ

کاسرگوڈ: 7/مارچ (عصر حاضر نیوز) کیرالہ کے کاسرگوڈ ضلع میں ایک مسلم جوڑا اپنی تین بیٹیوں کی معاشی حفاظت کو یقینی بنانے کے لیے اسپیشل میرج ایکٹ کے تحت دوبارہ شادی کرنے جارہا ہے۔ وکیل اور اداکار سی شکور اپنی بیوی شینا سے دوبارہ شادی کرنے کے لیے تیار ہیں۔ مغربی ممالک اور کچھ ہندو ذاتوں میں اکثر جوڑے اپنی منتوں کی تجدید کرتے ہیں یا شادی کے کئی سال بعد اپنے شریک حیات سے دوبارہ شادی کرلیتے ہیں لیکن یہ جوڑا کچھ شرائط کی وجہ سے اپنی شادی کو دوبارہ رجسٹر کرنے جارہا ہے اور یہ مسلم وراثت کے قوانین کی شرائط میں سے ایک ہے جس میں کہا گیا ہے کہ بیٹیوں کو ان کے باپ کی جائیداد کا صرف دوتہائی حصہ ملے گا اور باقی حصہ مرد وارث کی عدم موجودگی میں اس کے بھائیوں کے پاس جائے گا۔ سی شکور اور شینا کی شادی کو اب 29 سال ہوچکے ہیں۔ اسپیشل میرج ایکٹ کے تحت اپنی شادی کو دوبارہ رجسٹر کرکے وہ مسلم وراثت ایکٹ کی شرائط سے آزاد ہونا چاہتا ہے۔ ایک فیس بک پوسٹ میں شکور نے کہا کہ اس کے پاس ماضی میں قریب الموت کے دو تجربات تھے جنہوں نے اسے یہ سوچنے پر مجبور کیا کہ وہ اپنی بیٹیوں کے لیے کیا چھوڑ کر جارہے ہیں اور کیا وہ اس کی تمام بچت اور املاک کا وارث بن سکیں گی۔ ان کی تشویش یہ تھی کہ 1937 کے مسلم پرسنل لا (شریعت) اپلی کیشن ایکٹ اور عدالتوں کے موقف کے مطابق باپ کی جائیداد کا صرف دوتہائی حصہ بیٹیوں کو جاتا ہے اور اگر کوئی وارث لڑکا نہ ہونے کی صورت میں باقی جائیداد بات کے بھائیوں کو مل جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ شریعت کے تحت وہ اپنی وصیت نہیں کرسکتے۔ انہوں نے اپنی پوسٹ میں کہا کہ ان کی بیٹیوں کو صرف لڑکیاں ہونے کی وجہ سے امتیازی سلوک کا سامنا کرنا پڑے گا۔ شکور کے مطابق اس سے نکلنے کا واحد راستہ اسپیشل میرج ایکٹ کے تحت اپنی شادی کو دوبارہ رجسٹر کروانا ہے۔ انہیں امید ہے کہ ان کا فیصلہ مسلم خاندانوں میں بیٹیوں کے خلاف صنفی امتیاز کو ختم کرنے کا راستہ دکھائے گا۔ اس سے لڑکیوں کی خود اعتمادی کو بڑھانے میں مدد ملے گی۔ انہوں نے اپنی پوسٹ میں کہا کہ اللہ ہماری بیٹیوں کے اعتماد اور عزت میں اضافہ کرے۔ انہوں نے اپنی فیس بک پوسٹ میں لکھا کہ اللہ اور ہمارے آئین کے سامنے سب برابر ہیں۔ انہوں نے اپنی پوسٹ میں مزید کہا کہ ان کی دوبارہ شادی کا فیصلہ کسی اور یا موجودہ شرعی قانون کی خلاف ورزی کے مقصد سے نہیں لیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم صرف اس امکان کی تلاش میں ہیں کہ اسپیشل میرج ایکٹ کے ذریعے شادی کرنے والوں پر مسلم پرسنل لا کا کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ شینا اور میں اپنے بچوں کے لیے دوبارہ شادی کررہے ہیں۔ ایک ٹی وی چینل سے گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ہم صرف اپنی بیٹیوں کا مستقبل محفوظ بنانا چاہتے ہیں۔ ان کی اہلیہ نے چینل کو ان مشکلات کے بارے میں بھی بتایا جس سے ان کا خاندان گزر رہا تھا۔ ایسے کئی مسلم خاندانوں کو اس کا سامنا کرنا پڑتا ہے، جن کی صرف بیٹیاں ہیں۔ کالج میں پڑھاتے ہوئے یا کسی بھی عوامی فورم میں تقریر کرتے ہوئے۔ بہت سے والدین میرے پاس آتے ہیں اور پوچھتے ہیں کہ کیا یہ 'میراثی مسئلہ درست ہے؟ شینا نے کہا کہ ہم یہ بات برسوں سے سن رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم جو کرسکتے ہیں وہ کریں۔ شکور کی فیس بک پوسٹ کے مطابق سی شکور اور شینا کی شادی 6 اکتوبر 1994 کو ہوئی تھی۔ 8 مارچ کو جوڑے کاسرگوڈ ضلع کے ہوسادرگ تعلقہ کنہ گڑھ میں سب رجسٹرار کے دفتر میں اپنی بیٹیوں کی موجودگی میں دوبارہ شادی کریں گے۔

انڈونیشیا میں لینڈ سلائڈنگ کے باعث 11 افراد جاں بحق بے شمار لاپتہ

جکارتہ، 7 مارچ (ایجنسیز) انڈونیشیا کے نٹونا خطے میں لینڈ سلائیڈ کے نتیجے میں 11 افراد جان بحق جبکہ درجنوں افراد لاپتہ ہیں۔ قومی ڈیزاسٹر مینجمنٹ ایجنسی کے عہدیدار نے بیان دیتے ہوئے کہا ہے کہ نٹونا کے سیرسان دیہات میں شدید بارشوں کی وجہ سے لینڈ سلائڈنگ کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ابھی بھی زیرزمین بڑی تعداد میں افراد دبے ہوئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ سرچ اینڈ ریسکیو ٹیموں نے ابھی تک 11 افراد کی لاشوں کو نکال لیا ہے جبکہ مرنے والے افراد کی تعداد میں اضافہ ہونے کا خدشہ ظاہر کیا جارہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکام، پولیس، فوجیوں اور رضاکار نامساعد موسمی حالات کے باوجود اپنی امدادی سرگرمیوں کو جاری رکھے ہوئے ہیں۔ نیشنل ڈیزاسٹر مینجمنٹ ایجنسی کے ترجمان عبدالمہاری نے کہا کہ لینڈ سلائڈنگ کے باعث کئی ایک متاثرہ علاقوں تک رسائی ممکن نہیں ہوسکی ہے۔ مسٹر مہاری نے کہا ہے کہ تقریبا 50 افراد کے بارے میں ابھی تک کوئی خبر موصول نہیں ہوئی ہے۔

مالیگاؤں عدالت کی پنج وقتہ نمازوں کی انوکھی سزا؛ فیصلے نے زندگی گزارنے کی ایک نئی راہ دکھائی ہے: رؤوف خان

مالیگاؤں: 7/مارچ (عصر حاضر نیوز) عدالتی نظام کا مقصد صرف تنازعات کو حل کرنا ہی نہیں بلکہ انصاف کو برقرار رکھا بھی ہوتا ہے۔ آج بھی بھارت میں لوگ عدلیہ پر بھروسہ رکھتے ہیں اور کورٹ کے فیصلوں کو تسلیم بھی کرتے ہیں۔ ملک کے مختلف تاریخی فیصلوں میں سے ایک انوکھا کیس ریاست مہاراشٹر کے مسلم اکثریتی شہر مالیگاؤں کی مقامی کورٹ میں پیش آیا۔ جہاں مقامی عدالت نے ایک مجرم کو پانچ وقت کی نماز ادا کرنے کا فیصلہ سنادیا، نیز نماز کو وقت پر ادا کرنے کی تاکید بھی کی۔ ان پانچوں وقت کی نمازوں میں فجر، ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کی فرض نمازیں شامل ہیں۔ کورٹ کے جج نے مجرم کو مسجد کے اطراف میں دو درخت لگانے اور انکی دیکھ ریکھ کی ذمہ داری بھی دی ہے۔ مالیگاؤں شہر کی مقامی عدالت کے معزز جج تجونت سنگھ سندھو نے گزشتہ روز ایک تاریخی فیصلہ سنایا۔ جس میں مجرم راؤف خان عمر خان (30 سال) رہائش کرانتی نگر کیمپ مالیگاؤں کو ایک انوکھی سزا سنائی۔ جس میں راؤف خان کو 28 فروری 2023 بروز منگل سے لیکر 21 دنوں تک سوناپور مسجد میں پانچ وقت کی فرض نماز کو وقت پر ادا کرنے کا حکم دیا۔ نیز مسجد کے اطراف میں دو درخت لگانے اور ان کی حفاظت کے شرط پر رہا کیا۔ جبکہ مقامی کورٹ کی جانب سے اس فیصلہ پر ایک تحریر مکتوب سوناپور مسجد کے امام وخطیب کے نام روانہ کیا گیا ہے اور اس فیصلہ کی ایک کاپی محکمہ زراعت کو بھی دی گئی ہے۔ اس معاملے میں امام اور محکمہ زراعت کے آفیسر کو مجرم پر نظر رکھنے کو کہا گیا ہے۔ اس تعلق سے راؤف خان کے وکیل ایڈوکیٹ رمیش بابوراؤ نے نمائندے ای ٹی وی بھارت کو بتایا کہ کورٹ کا یہ فیصلہ قابل ستائش ہے۔ کیونکہ راؤف خان ایک طویل عرصہ سے مذہبی سرگرمیوں سے دور ہوگیا تھا۔ کورٹ نے انہیں اس فیصلے کے ذریعے ایک نئی سمت دکھائی ہے۔ وہیں راؤف خان نے کہا کہ وہ گزشتہ کئی برسوں سے اس معاملے سے جوجھ رہے تھے لیکن معزز جج تجونت سنگھ سندھو نے انہیں پانچ وقت کی نماز ادا کرنے اور دو درخت لگانے کی ہدایت دی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ یہ سزا نہیں ہے بلکہ نیک کام کرنے کا ایک سنہرہ موقع دیا گیا ہے جس کے ذریعہ زندگی گزارنے کی ایک نئی راہ ملی ہے۔ راؤف خان نے بتایا کہ وہ اب روزانہ باقاعدگی سے پانچ وقت کی نماز ادا کررہے ہیں اور سنت وشریعت کے مطابق زندگی گزارنے کی کوشش کررہے ہیں۔

مصر میں اسفینکس جیسے مجسمے اور عبادت گاہ کے کھنڈرات برآمد

قاہرہ، 7 مارچ (ذرائع) مصر کے جنوب میں واقع ایک قدیم عبادت گاہ میں اسفینکس جیسا مجسمہ اور عبادت گاہ کے کھنڈرات برآمد ہوئے ہیں۔ آثار قدیمہ کے ماہرین کے مطابق رومن دور سے تعلق رکھنے والے ڈیموٹک اور ہائروگلیفک تحریر موجود ہے۔ وزارت نوادرات کی جانب سے جاری کردہ بیان کے مطابق یہ شاہکار کینا میں ڈینڈرا کی عبادت گاہ میں موجود ہیں۔ ماہرین آثار قدیمہ کا خیال ہے کہ اس مجسمے کا مسکراتے ہوئے چہرے کا تعلق مسیح کے بعد 41 سن سے 54 کے درمیان رومن شہنشاہ کلاڈیوس سے ہوسکتا ہے جنہوں نے شمالی افریقہ میں اپنے اثر ورسوخ میں اضافہ کیا تھا۔ آثار قدیمہ کے ماہرین نے کہا ہے کہ، مجسمے کی شناخت اور خطہ میں موجود شاہکاروں سے مزید معلومات حاصل ہوسکتی ہیں۔ یہ مجسمہ 20 میٹر اونچائی، گیزا اہرام اسپنکس سے بہت چھوٹا ہے۔

عراق میں اسلامی مذہبی جماعتوں کے اثر ورسوخ کے باعث شراب کی پابندی پر عمل شروع

بغداد: 7/مارچ (ذرائع) ایک سرکاری دستاویز میں کہا گیا ہے کہ عراق نے الکحل مشروبات پر 2016 سے عائد پابندی پر عمل درآمد شروع کردیا ہے۔ کچھ عراقیوں کا خیال ہے کہ یہ اسلامی مذہبی جماعتوں کے بڑھتے ہوئے اثر ورسوخ کا نتیجہ ہے اور اس سے سماجی آزادیوں کو خطرہ لاحق ہوسکتا ہے۔ پابندی کا اطلاق اس وقت ہوا جب پارلیمنٹ کی جانب سے بل کی منظوری کے سات سال بعد 20 فروری کو یہ قانون عراقی سرکاری گزٹ میں شائع ہوا۔ عمل درآمد میں تاخیر کی کوئی سرکاری وجہ سامنے نہیں آئی ہے تاہم تجزیہ کاروں کا کہنا ہے کہ مذہبی جماعتیں موجودہ مخلوط حکومت میں اپنے پیش روؤں کے مقابلے میں زیادہ اثر ورسوخ والی ہیں۔ قانون درآمد شدہ الکحل مشروبات پر پابندی عائد کرتا ہے اور کہتا ہے کہ انہیں مقامی بازاروں میں فروخت یا گھریلو مصنوعات کے متبادل کے طور پر استعمال نہیں کیا جاسکتا۔ رائٹرز کے مطابق سرکاری دستاویز میں کہا گیا ہے کہ سرحدی گزرگاہوں اور ایئرپورٹس کے حکام کو احکامات جاری کیے گئے ہیں کہ وہ مسافروں کے پاس موجود الکوحل والے مشروبات کو ضبط کرلیں۔ دوسری طرف پابندی کے باوجود بغداد اور کچھ صوبوں میں شراب کی دکانیں اب بھی کام کررہی ہیں۔ دکانوں کے کچھ مالکان کا کہنا ہے کہ انہیں کام بند کرنے کا سرکاری نوٹس موصول نہیں ہوا۔ عراقی حکام نے فوری طور پر تبصرہ کرنے کی درخواستوں کا جواب نہیں دیا۔ الکحل مشروبات فروخت کرنے کا لائسنس عراق میں صرف غیر مسلموں کو دیا جاتا ہے۔ عوامی مقامات پر شراب پینا ممنوع نہیں ہے بلکہ اس کی مذمت کی جاتی ہے۔ عراقی پارلیمنٹ میں عیسائی اقلیت کے نمائندے اسوان الکلدانی نے کہا کہ یہ پابندی جمہوری آئین میں دی گئی آزادیوں سے متصادم ہے اور انہوں نے اس کے خلاف سپریم کورٹ میں مقدمہ دائر کردیا ہے۔ کچھ عراقیوں نے خوف کا اظہار کیا ہے کہ عراق پڑوسی ملک ایران کی طرح اسلامی جمہوریہ بن سکتا ہے۔ بغداد میں مقیم ایک سیاسی تجزیہ کار علی الصاحب نے بتایا ہے کہ عراق ایک اسلامی ملک نہیں ہے۔ اس میں مختلف فرقے اور مذاہب پائے جاتے ہیں۔ کچھ مذاہب شراب پینے کی اجازت دیتے ہیں۔ حکومت کسی خاص رائے یا نظریے کو دوسروں پر مسلط نہیں کرسکتی۔

اسلامی ممالک کے ساتھ تعلقات کو مضبوط بنانا ہماری ترجیحات میں شامل: سرگئی لاوروف

ماسکو، 7 مارچ (ایجنسیز) روس کے وزیر خارجہ سرگئی لاوروف نے کہا ہے کہ اسلامی دنیا کے ممالک کے ساتھ تعلقات کو مزید مضبوط بنانا ہماری خارجہ پالیسی کی ترجیحات میں شامل ہے۔ غیر ملکی میڈیا کے مطابق روسی وزیر خارجہ سرگئی لاوروف نے ماسکو میں روس اور اسلامک ورلڈ اسٹریٹجک ویژن گروپ کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ روس، یوریشیا کی سب سے بڑی طاقت اور کلچر پر مبنی ریاست ہے۔ ہم اسلامی دنیا کے ممالک کے ساتھ اچھے، دیانتدارانہ اور باہمی احترام پر مبنی تعلقات کو خصوصی اہمیت دیتے ہیں۔ ان تعلقات کو ملکی خارجہ پالیسی کی غیر متزلزل ترجیحات میں مزید تقویت ملتی ہے۔ سرگئی لاوروف نے مزید کہا کہ ہم اجتماعی مغرب کی طرف سے جارحانہ طور پر مسلط کردہ انتہائی لبرل اقدار کو مسترد کرتے ہیں اور روس مسلم ریاستوں کے دوستوں کے ساتھ مل کر اقوام متحدہ کے چارٹر کے اصولوں پر مبنی ایک زیادہ منصفانہ، جمہوری کثیر قطبی عالمی نظام کی تشکیل کے لیے کھڑا ہے۔ اس موقع پر روس کی مسلم اکثریتی جمہوریہ تاتارستان کے صدر رستم منیخانوف نے اپنی خطاب میں کہا کہ مسلم ممالک کے ساتھ تعاون کو بڑھانا روسی خارجہ پالیسی کے ترجیحی شعبوں میں سے ایک ہے۔ اجلاس میں۔ پاکستان کی نمائندگی روس میں متعین پاکستان کے سفیر شفقت علی خان نے کی جب کہ غیر ملکی سفارتکاروں کے علاوہ روس کے مفتی اعظم شیخ راویل گیانوت الدین ملکی اور غیر ملکی میڈیا کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔

ایران میں 5 ہزار سے زائد طلبا وطالبات میں زہر دینے کے واقعات پر تحقیقات

تہران، 7 مارچ (ایجنسیز) ایرانی میں زہرخورانی کے واقعات کی وجہ کو جاننے کے لیے مختلف ٹیسٹ کیے گئے، تاہم زہر کی قسم یا ماخذ کا تعین نہیں کیا جاسکا اور تحقیقات جاری ہیں۔ اطلاع کے مطابق ایران میں 30 نومبر سے ابتک 230 اسکولوں میں 5 ہزار سے زائد طلبا وطالبات کو ناسازگی طبیعت کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ ایرانی سٹوڈنٹس نیوز ایجنسی کے مطابق ان واقعات سے متعلق ایرانی پارلیمنٹ کے تحقیقاتی کمیشن کے رکن محمد حسن آصفیری نے کہا ہے کہ بچوں کی حالت اچانک بگڑنے کے بارے میں گزشتہ روز خفیہ معلومات ادارے، دفتر داخلہ، تعلیم وصحت اور پاسداران انقلاب کے نمائندوں کی شرکت کے ساتھ ایک اجلاس منعقد ہوا۔ اجلاس میں پیش کی گئی رپورٹوں کا حوالہ دیتے ہوئے آصفیری نے اعلان کیا کہ 30 نومبر 2022 سے اب تک 25 صوبوں کے 230 اسکولوں میں 5 ہزار سے زیادہ طلبا وطالبات کو شکایات کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ ایرانی اہلکار نے بتایا کہ اس کی وجہ کو جاننے کے لیے مختلف ٹیسٹ کیے گئے، تاہم زہر کی قسم یا ماخذ کا تعین نہیں کیا جاسکا اور تحقیقات جاری ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ غیر مصدقہ معلومات کے مطابق بعض جگہوں پر سڑے ہوئے پھلوں کی بو جیسی گیس کو محسوس کیا گیا ہے۔ ریسرچ کمیشن کے رکن آصفیری نے مزید کہا کہ وزارت صحت اس واقعے کا سنجیدگی سے جائزہ لے رہی ہے اور وہ وزارت کے نتائج کا انتظار کررہی ہے۔ ایران میں 30 نومبر 2022 سے زیادہ تر طالبات کے زیر تعلیم ہونے والے اسکولوں میں پوائزننگ کے واقعات سامنے آئے ہیں۔ طلباء میں سانس کی تکلیف، متلی، سر درد اور اعضاء میں بے حسی جیسی علامات کا مشاہدہ ہوا ہے۔ اپوزیشن کے دعوے کے مطابق وسیع پیمانے پر اجتماعی پوائزننگ کے واقعات کے پیچھے ایرانی انتظامیہ کے اندر کچھ بنیاد پرست گروہ کارفرما ہیں مہسا امینی مظاہروں کا بدلہ لینا چاہتے ہیں۔

حضرت امام غزالی رحمہ اللہ

از: مفکر اسلام مولانا ابوالحسن علی میاں ندوی رحمہ اللہ

انتخاب و تلخیص: مفتی احمد عبید اللہ یاسر قاسمی خادم تدریس ادارہ اشرف العلوم حیدرآباد

(قسط پنجم)

مسلمانوں کے دوسرے طبقے

طبقۂ علماء وطبقہ سلاطین وحکام کے علاوہ انہوں نے عام زندگی کا بھی جائزہ لیا ہے، اس میں جس قدر غیر دینی عناصر بدعات ومنکرات، مغالطے اور خود فریبیاں داخل ہوگئی ہیں، ان کی تنقید کی ہے۔ احیاء العلوم کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ علمی اشتغال اور عالمانہ زندگی کے باوجود وہ اس وقت کی سوسائٹی اور عام زندگی سے واقف ہیں، اور ان کی زندگی کا مطالعہ بڑا وسیع اور ہمہ گیر ہے۔ انہوں نے مسلمانوں کی عمومی زندگی اور امت کے مختلف طبقات اور ان کی مختلف بیماریوں اور کمزوریوں کی جونشاندہی کی ہے، اس سے ان کی قوت مشاہدہ اور قوتِ نظر کا اندازہ ہوتا ہے۔ انہوں نے ایک مستقل باب ان منکرات کی تفصیل میں لکھا ہے، جو عادات میں داخل ہو چکے ہیں، اور لوگوں کو ان کا منکر (خلاف شرع واخلاق) ہونا محسوس نہیں ہوتا، اس سلسلہ میں انھوں نے پوری شہری زندگی پر نظر ڈالی ہے، اور اس کے نمایاں منکرات کا تذکرہ کیا ہے، اور مساجد سے لے کر بازاروں، سڑکوں، حمام اور دعوت کی محفلوں تک کے منکرات کو شمار کیا ہے،

انھوں نے" احیاء العلوم" کا ایک مستقل حصہ (کتاب ذم الغرور) ان لوگوں کے متعلق لکھا ہے جو مختلف قسم کے مغالطوں اور فریب نفس میں مبتلا ہیں، اس سلسلہ میں انھوں نے ہر طبقہ کے فریب خوردہ اشخاص اور ان کی غلط فہمیوں اور خود فریبیوں کا حال بیان کیا ہے، اور ان کے بعض ایسے نفسیاتی امراض اور خصوصیات کا ذکر کیا ہے، جن کو صرف ایک دقیق النظر مصلح اور ایک تجربہ کار ماہر نفسیات ہی دیکھ سکتا ہے، اس باب میں انھوں نے علماء، عباد و زہاد، امراء و اغنیاء اور اہل تصوف سب کا جائزہ لیا ہے، اور سب کے خصوصی امراض اور بے اعتدالیوں کا پردہ فاش کیا ہے، اور ہر ایک کے متعلق بڑے پتہ کی باتیں لکھیں ہیں، جس سے ان کی ذہانت دقیقہ رسی اور حقیقت شناسی کا اندازہ ہوتا ہے،

ان کے زمانہ کے علماء نے جن جن علوم کے اشتغال میں حد سے تجاوز کر رکھا تھا، مثلاً فقہی جزئیات وخلافیات، علم کلام ومباحثہ ومجادلہ، وعظ وتذکیر، علم حدیث اور اس کے متعلقات نحو، لغت، شعر ومفردات کی تحقیق وحفظ میں غلو و مبالغہ اور زاہدوں کے ملفوظات وحالات کے یاد رکھنے پر اکتفاء، اس سب پر انھوں نے تنقید کی، اور ان کو اپنے ان مضامین کے بارہ میں جو غلط فہمی اور خوش گمانی تھی، اس کی تحقیق کی، اور حقیقتِ حال بیان کی، اور آخر میں اپنا یہ تجربہ بیان کیا، جو بالکل قرین قیاس ہے کہ" دنیاوی علوم مثلاً طب وحساب اور صنعتوں کے علم میں اس قدر خوش گمانی اور خود فریبی نہیں ہے جتنی علوم شرعیہ میں ہے، اس لیے کہ کسی شخص کا یہ خیال نہیں ہے کہ دنیاوی علوم فی نفسہ ذریعہ مغفرت ہیں، بخلاف علوم شرعیہ کے کہ وہ اپنے نتائج ومقاصد سے قطع نظر کر کے بجائے خود بھی ذریعہ مغفرت وتقرب سمجھے جاتے ہیں 2" اپنے زمانہ کے عباد وزہاد اور اہل تصوف کو بھی انہوں نے بڑی گہری نظر سے دیکھا ہے اور ان کی بڑی باریک باریک کوتاہیوں، خوش فہمیوں اور خود فریبیوں کو محسوس کیا ہے۔ ان کے بہت سے ظاہری اعمال ورسوم کی تہ میں ان کو نفس پرستی، جاہ طلبی، ریا کاری، ظاہری نقالی اور بے روح رسمیت نظر آئی ہے اور انہوں نے بڑی صفائی کے ساتھ اس کو ظاہر کر دیا ہے۔

اہل دولت اور اغنیاء پر بھی انہوں نے بڑی صحیح گرفت کی ہے اور اس سلسلہ میں ان کے قلم سے حقائق نکل گئے ہیں۔ ایک جگہ فرماتے ہیں:

" ان دولت مندوں میں بہت سے لوگوں کو حج پر روپیہ صرف کرنے کا بڑا شوق ہوتا ہے۔ وہ بار بار حج کرتے ہیں اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ اپنے پڑوسیوں کو بھوکا چھوڑ دیتے ہیں اور حج کرنے چلے جاتے ہیں۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے صحیح فرمایا ہے کہ اخیر زمانہ میں بلا ضرورت حج کرنے والوں کی کثرت ہوگی۔ سفر ان کو بہت آسان معلوم ہوگا، روپیہ کی ان کے پاس کمی نہ ہوگی، وہ حج سے محروم وتہی دست واپس آئیں گے۔ وہ خود ریتوں اور چٹیل میدانوں کے درمیان سفر کرتے ہونگے اور ان کا ہمسایہ ان کے پہلو میں گرفتار بلا ہوگا۔ اس کے ساتھ کوئی سلوک اور غمخواری نہیں کریں گے۔

ابونصر تمار کہتے ہیں کہ ایک شخص بشر بن الحارث کے پاس آئے اور کہا کہ میرا قصد حج کا ہے۔ آپ کا کچھ کام ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ تم نے خرچ کے لئے کیا رکھا ہے؟ اس نے کہا دو ہزار درہم، بشر نے کہا کہ تمہارا حج سے مقصد کیا ہے، اظہار زہد یا شوقِ کعبہ یا طلب رضا؟ اس نے کہا طلب رضا۔ انہوں نے فرمایا کہ اچھا اگر میں تمہیں ایسی تدبیر بتلادوں کہ تم گھر بیٹھے اللہ کی رضا حاصل کر لو، اور تم یہ دو ہزار درہم خرچ کر دو، اور تم کو یقین ہو کہ اللہ کی رضا حاصل ہوگئی تو کیا تم اس کے لئے تیار ہو؟ اس نے کہا بخوشی، فرمایا کہ اچھا پھر جاؤ، اس مال کو ایسے دس آدمیوں کو دے آؤ جو مقروض ہیں، وہ اس سے اپنا قرض ادا کر دیں، فقیر اپنی حالت درست کرے، صاحبِ عیال اپنے بال بچوں کا سامان کرے، یتیم کا منتظم یتیم کو کچھ دے کر اس کا دل خوش کرے اور اگر تمہاری طبیعت گوارا کرے تو ایک ہی کو پورا مال دے آؤ۔ اس لئے کہ مسلمان کے دل کو خوش کرنا، بیکس کی امداد، کسی کی مصیبت دور کرنا، کمزور کی اعانت سو نفلی حجوں سے افضل ہے۔ جاؤ جیسا میں نے تم سے کہا ہے ویسا ہی کر کے آؤ، ورنہ اپنے دل کی بات ہم سے کہہ دو۔ اس نے کہا کہ شیخ سچی بات یہ ہے کہ سفر کا رجحان غالب ہے۔ بشر سن کر مسکرائے اور فرمایا کہ مال جب گندہ اور مشتبہ ہوتا ہے تو نفس تقاضا کرتا ہے، کہ اس سے اس کی خواہش پوری کی جائے، اور وہ اس وقت اعمال صالحہ کو سامنے لاتا ہے، حالانکہ اللہ تعالی نے عہد فرمایا ہے کہ صرف متقین کے عمل کو قبول فرمائے گا۔

دولت مندوں کا ایک گروہ بر بنائے بخل دولت کی حفاظت میں مشغول رہتا ہے اور ایسی بدنی عبادات سے اس کو دلچسپی ہوتی ہے جس میں کچھ خرچ نہیں، مثلاً دن کا روزہ، رات کی عبادت اور ختم قرآن، وہ بھی فریب میں مبتلا ہیں۔ اس لئے کہ مہلک بخل ان کے باطن پر مستولی ہے اور اس کے ازالہ کے لئے مال کے خرچ کرنے کی ضرورت ہے، لیکن وہ ایسے اعمال میں مشغول ہیں، جس کی ان کو کوئی خاص ضرورت نہیں، اس کی مثال ایسی ہے کہ ایک شخص کے کپڑے کے اندر سانپ گھس گیا ہے، اور اس کا کام تمام ہونے والا ہے، اور وہ سکنجبین کے تیار کرنے میں مشغول ہے تاکہ صفرا کو تسکین ہو، حالانکہ جو سانپ کا مارا ہے، اس کو سکنجبین کی ضرورت کب پڑے گی؟ بشر سے کسی نے کہا کہ فلاں دولت مند کثرت سے روزہ رکھتا ہے اور نمازیں پڑھتا ہے، انہوں نے فرمایا کہ بیچارہ اپنا کام چھوڑ کر دوسروں کے کام میں مشغول ہے، اس کے مناسب حال تو یہ تھا کہ بھوکوں کو کھانا کھلاتا، مساکین پر خرچ کرتا، یہ اس سے افضل تھا کہ اپنے نفس کو بھوکا رکھتا اور اپنے لئے (نفلی) نمازیں پڑھتا ہے اور ساتھ ہی ساتھ دنیا بھی سمیٹنے میں مشغول ہے، اور فقیر کو محروم رکھتا ہے۔"

عوام کے امراض اور خود فریبیوں کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:" عوام دولت مندوں اور فقراء میں سے کچھ لوگ ہیں جن کو مجالس وعظ کی شرکت سے دھوکا لگا ہے، ان کا اعتقاد ہے کہ محض ان مجالس میں شرکت کافی ہے، انہوں نے اس کو ایک معمول بنالیا ہے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ عمل اور نصیحت پذیری کے بغیر بھی محض مجلس وعظ میں شرکت باعث اجر ہے، وہ بڑے دھوکہ میں مبتلا ہیں، اس لئے کہ مجلسِ وعظ کی فضیلت محض اس لئے ہے کہ اس سے خیر کی ترغیب ہوتی ہے، اگر اس سے خیر کی آمادگی اور اس کا جذبہ نہیں پیدا ہوتا تو اس میں کچھ خیر نہیں، رغبت بھی اس لئے محمود ہے کہ وہ عمل کی محرک ہے، اگر اس میں عمل پر آمادہ کرنے کی قوت نہیں، تو اس میں بھی کوئی خیر نہیں، جو چیز کسی مقصد کا ذریعہ ہوتی ہے، اس کی قیمت محض مقصد کا ذریعہ ہونے کی وجہ سے ہے، اگر وہ مقصد اس سے پورا نہ ہو تو وہ بے قیمت ہے، کبھی واعظ سے مجلسِ وعظ اور گریہ و بکا کی فضیلتیں سن سن کر اس کا دھوکا ہوتا ہے، کبھی کبھی اس پر عورتوں کی طرح ایسی رقت طاری ہوتی ہے اور وہ رونے لگتا ہے، لیکن عزم کا کہیں پتہ نہیں ہوتا، کبھی کبھی کوئی ڈرانے والی بات سُنتا ہے اور وہ تالیاں پیٹتا ہے، اور کہتا ہے، الٰہی توبہ! خدایا تیری پناہ، اور وہ سمجھتا ہے کہ اس نے حق ادا کر دیا۔ حالانکہ وہ دھوکہ میں ہے۔ اس کی مثال اس مریض کی سی ہے جو کسی طبیب کے مطب میں بیٹھتا ہے اور نسخے سنتا رہتا ہے لیکن اس سے اس کو صحت نہیں ہوسکتی، یا ایک بھوکا آدمی کسی سے کھانے کے انواع و اقسام کی فہرست سنتا ہے، اس سے اس کی بھوک نہیں مٹ سکتی اور اس کا پیٹ نہیں بھر سکتا۔ اسی طرح سے طاعات و اعمال کی تشریح و تفصیل کا سنتے رہنا اللہ کے یہاں کچھ کام نہیں آئے گا۔ اسی طرح سے ہر وعظ جو تمہاری حالت میں ایسا تغیر نہ پیدا کرے جس سے تمہارے اعمال میں تغیر ہو جائے اور اللہ تبارک و تعالیٰ کی طرف انابت اور رجوع (قوی ہو یا ضعیف) پیدا ہو، اور دنیا سے بے رغبتی اور اعراض پیدا ہو وہ وعظ تمہارے لئے وبال اور تمہارے خلاف ایک دلیل کا کام دے گا۔ اگر تم خالی خولی وعظ کو وسیلۂ نجات اور ذریعہ مغفرت سمجھتے ہو تو دھوکہ میں ہو۔"

ایک اصلاحی وتربیتی کتاب

لیکن احیاء العلوم نری تنقیدی کتاب نہیں ہے، وہ اصلاح وتربیت کی ایک جامع اور مفصل کتاب ہے۔ اس کے مصنف نے ایک ایسی کتاب تالیف کرنے کی کوشش کی ہے، جو ایک طالب حق کے لئے اپنی اصلاح و تربیت اور دوسروں کی تعلیم وتبلیغ کے لئے تنہا کافی ہو سکے اور بڑی حد تک ایک وسیع اسلامی کتب خانہ کی قائم مقامی کر سکے اور دینی زندگی کا دستور العمل بن سکے، اس لئے یہ کتاب عقائد وفقہ، تزکیہ نفس وتہذیب اخلاق اور حصول کیفیت احسانی (جس کے مجموعہ کا نام تصوف ہے) تینوں شعبوں کی جامع ہے۔ اس کتاب کی ایک نمایاں صفت اس کی تاثیر ہے، مولانا شبلی کے اس تاثر میں ہزاروں پڑھنے والے شریک ہوں گے کہ" احیاء علوم" میں یہ عام خصوصیت ہے کہ اس کے پڑھنے سے دل پر عجیب اثر ہوتا ہے۔ ہر فقرہ نشتر کی طرح دل میں چبھ جاتا ہے، ہر بات جادو کی طرح تاثیر کرتی ہے، ہر لفظ پر وجد کی کیفیت طاری ہوتی ہے۔ اس کا سبب یہ ہے کہ یہ کتاب جس زمانہ میں لکھی گئی، خود امام صاحب تاثیر کے نشہ میں سرشار تھے۔

مصنف کے ان حالات وکیفیات کا (جو اس سفر اور کتاب کی تصنیف کے زمانہ میں ان پر طاری تھیں، اور جن سے یہ کتاب متاثر ہوئی ہے) پڑھنے والوں پر بعض اوقات یہ اثر پڑتا ہے کہ دل دنیا سے بالکل اچاٹ ہو جاتا ہے، زہد وتقشف کا ایک شدید اور بعض اوقات غیر معتدل رجحان پیدا ہوتا ہے، خوف وہیبت کی ایسی کیفیت طاری ہو جاتی ہے، جو کبھی کبھی صحت ومشاغل پر اثر انداز ہوتی ہے۔ یہ اس کا نتیجہ ہے کہ خود مصنف پر اس کتاب کی تصنیف کے زمانہ میں ہیبت کا غلبہ تھا، اس لئے بہت سے مشائخ مبتدیوں کو اس کتاب کے مطالعہ کا مشورہ نہیں دیتے، اعتدال کامل اور توازن صحیح تو صرف سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور احادیث کے مجموعہ کے مطالعہ اور کسی نمونۂ کامل کی صحبت وتربیت ہی سے حاصل ہوسکتا ہے۔

احیاء العلوم اور فلسفہ اخلاق:

امام غزالی صرف ایک بلند پایہ فقیہ، ایک صاحب اجتہاد متکلم اور ایک صاحب دل صوفی نہیں ہیں۔ اخلاقیات اسلامی اور فلسفلہ اخلاق کے ایک نامور مصنف اور ایک دقیق النظر اور نکتہ رس ماہر اخلاق ونفسیات بھی ہیں۔ اخلاق اسلامی اور فلسفہ اخلاق کی کوئی تاریخ ان کے تذکرہ کے بغیر مکمل نہیں ہوسکتی۔ احیاء العلوم اس موضوع پر ان کا ایک کارنامہ ہے۔ امراض قلب اور کیفیات نفسانی پر انہوں نے جو کچھ لکھا ہے؛ وہ ان کی دقت نظر اور سلامت فکر کا نمونہ ہے، یہاں اس کا بھی ایک نمونہ پیش کیا جاتا ہے۔

جاری............

اورنگ زیب عالمگیر کا روشن کردار

مولانا اسماعیل ریحان استاذ تاریخ: جامعۃ الرشید کراچی

اورنگ زیب نے نصف صدی سے زائد مدت تک ہندوستان پر حکومت کی۔اس دوران وہ مغلیہ سلطنت کو عظیم تر بنانے اوران سرکش ہندوؤں راجاؤں کو سرنگوں کرنے کوششوں میں مصروف رہے جو مغل سلطنت کو کمزور اور شکستہ کرنے کی تاک میں تھے۔اس ہدف کو پورا کرنے کے لیے انہیں مسلسل جنگیں لڑنا پڑیں جو ملک کے مختلف گوشوں میں برپا ہوئیں۔اگر اورنگ زیب پہلے اپنے باغی بھائیوں کو زیر نہ کرتے تو ان کا کوئی ہدف پورا نہیں ہوسکتا تھا بلکہ ان کا عہد خانہ جنگی ہی میں گزر جاتا اور اسے ناکامی کا مرقع اور عبرت کی تصویر سمجھا جاتا۔

پس اگرچہ بادشاہت سے پہلے خانہ جنگی کے دور میں سے ان کا اپنے بھائیوں سے لڑنا اور اپنے والد کو نظر بند کرنا ایک قبیح واقعہ محسوس ہوتا ہے مگر درحقیقت یہ اقدامات خود اورنگ زیب کی نگاہ میں بھی ناپسندیدہ تھے۔ان کے اپنے مکتوبات کے علاوہ تاریخی واقعات بھی اس کی شہادت دیتے ہیں کہ انہیں ناگزیر حالات میں یہ راستہ اختیار کرنا پڑا جس میں کسی بھی حکمران کو موردِ الزام نہیں ٹھرایا جاسکتا۔

اورنگ زیب کی ولادت ۱۵ ذی قعد ۱۰۲۸ھ (۱۶۱۹ء) کو گجرات میں ہوئی تھی۔ان کی والدہ ارجمند بانو عرف ممتاز محل بڑی پارسا خاتون تھیں جن کی قبر پر شاہ جہاں نے تاج محل بنوایا تھا۔

اورنگ زیب نے بڑے راسخ علماء سے تعلیم حاصل کی تھی اور جید عالم بنے۔صوفیائے کرام سے بھی ان کا گہرا تعلق تھا۔صوم و صلوٰۃ ،تلاوتِ قرآن اور ذکر و مناجات کے پابند، مزاج کے متین، بردبار اور سلیقہ شعار تھے۔جرأت و شجاعت اور عزم و استقامت ان کے نمایاں اوصاف تھے۔

اس زمانے کے بادشاہ ہاتھیوں کی لڑائی دیکھنے کے بڑے شوقین تھے۔شہزادے اور امیر زادے اپنے اپنے ہاتھیوں کا مقابلہ کراتے اور جس کا ہاتھی جیت جاتا، وہ خوشی سے پھولے نہ سماتا۔لڑائی کا طریقہ یہ ہوتا تھا کہ دونوں ہاتھیوں کو شراب پلا کر اکھاڑے میں چھوڑ دیا جاتا تھا۔یہ اسٹیڈیم کی طرح ایک کھلا میدان ہوتا تھا جس کے گرد حفاظتی باڑھ ہوتی تھی۔بادشاہ جھروکے سے اس کا نظارہ کرتا تھا جبکہ بعض شہزادے گھوڑوں پر سوار ہو کر اسی میدان میں یہ نظارہ دیکھتے تھے۔

اورنگ زیب کی عمر چودہ سال تھی کہ ایک بار اسی طرح ہاتھیوں کی لڑائی کرائی گئی۔شاہ جہاں نے حکم دیا کہ شہزادے گھوڑوں پر بیٹھ کر ہاتھیوں کو قریب سے لڑتا ہوا دیکھیں۔اورنگ زیب بے خوف وخطر اپنے گھوڑے کو ہاتھیوں کے بہت نزدیک لے گئے۔ایک مست ہاتھی کی نگاہ ان پر پڑی تو اپنے مدمقابل کو چھوڑ کر ادھر کی طرف دوڑ پڑا۔شاہ جہاں اور امراء یہ دیکھ کر نہایت خوف زدہ ہوگئے۔ہاتھی کو واپس بھگانے کے لیے اس پر آتش بازی کی گئی مگر وہ آگے بڑھتا رہا۔اورنگ زیب نے گھوڑے بھاگنے کی بجائے نیزہ سنبھالا اور جونہی ہاتھی اس پر حملہ آور ہوا، تاک کر اس کی پیشانی پر وار کر دیا۔مجمع میں داد و تحسین کا شور و غل اٹھا۔لوگ شہزادے کی حفاظت کے لیے چاروں قل پڑھ کر دم کرنے لگے۔اُدھر نیزے کا زخم کھا کر بھی ہاتھی پیچھے نہ ہٹا بلکہ مزید مشتعل ہو کر دوبارہ لپکا اور شہزادے کو گھوڑے سمیت اپنی سونڈ اور دانتوں کے نیچے دبوچنے کی کوشش کی۔اورنگ زیب نے پھرتی کے ساتھ گھوڑے سے نیچے کود کر تلوار سونت لی اور خود کو بچا کر ہاتھی پر تلوار کے پے در پے وار کیے۔

اتنی دیر میں ہاتھی کے مہاوت اور گرز بردار پہلوان ایک اور ہاتھی کو دھکیل کر مشتعل ہاتھی کے سامنے لے آئے۔ہاتھی کو اپنا مدمقابل دکھائی دیا تو وہ اس کی طرف دوڑ پڑا۔اس طرح یہ بلا ٹلی۔شاہ جہاں نے اورنگ زیب کو سینے سے لگایا اور وزن کے برابر اشرفیاں غریبوں میں تقسیم کرائیں۔اس موقع پر شاہ جہاں نے اورنگ زیب کو کہا: ’’بیٹا! ایسی جگہوں پر اَڑا نہیں کرتے۔پیچھے ہٹ جاتے ہیں۔‘‘

اورنگ زیب نے عرض کیا: ’’جہاں پناہ! غلام کو اللہ نے پیچھے ہٹنے کے لیے پیدا نہیں کیا۔‘‘

اورنگ زیب کو باپ کے زمانے میں سخت ترین مہمات پر جانا پڑا۔پنجاب اور افغانستان کی گورنری ملی تو قندہار کے محاذ پر ایرانیوں کو اور بدخشاں کی جنگ میں ازبکوں کو ناکوں چنے چبوائے۔ان کی عادت تھی کہ جنگ کے دوران بھی نماز کا وقت ہوجاتا تو سواری سے اتر کر اطمینان سے نماز ادا کرتے تھے۔بدخشاں کی جنگ کے وقت ان کی عمر ۲۵ سال تھی۔عین لڑائی کے دوران جبکہ تیروں، پتھروں اور گولوں کی بارش ہو رہی تھی ظہر کی نماز کا وقت ہوگیا۔اس وقت بلخ کی ازبک فوج نے مغل لشکر کو گھیرے میں لیا ہوا تھا۔اس کے باوجود اورنگ زیب نے وہیں گھوڑے سے اتر کر نماز کی نیت باندھ لی اور نہ صرف فرض بلکہ سنت اور نوافل کو بھی بڑی دل جمعی سے ادا کیا۔ازبک سردار عبدالعزیز خان نے یہ منظر دیکھا تو اپنے سپاہیوں کو جنگ بند کرنے کا حکم دیا اور کہا:

’’ایسے شخص سے جنگ، تقدیر سے جنگ ہے۔جو اللہ سے ڈرتا ہے، وہ کسی سے نہیں ڈرتا۔‘‘

۱۰۴۵ھ میں اورنگ زیب کو دکن کی گورنری دی گئی۔اس دوران بھی سخت معرکے پیش آئے اور ہر جگہ فتوحات نے اس خوش بخت نوجوان کے قدم چومے، یہاں تک کہ بادشاہت نصیب ہوئی۔

اورنگ زیب نے عمر بھر کبھی شراب نہیں چکھی تھی۔بالغ ہونے کے بعد کبھی نغمہ وسرود کے قریب نہ گئے۔سونے چاندی کے برتنوں میں کبھی کھانا نہیں کھایا۔

برصغیر کی تاریخ اور خاندانِ مغلیہ میں اورنگ زیب عالمگیر کی وہی حیثیت ہے جو خلفائے بنو امیہ میں عمر بن عبدالعزیز ،بنوعباس میں ہارون الرشید اور سلاطین عثمانیہ میں سلیمان عالی شان کی تھی۔برصغیر کے مسلمان انہیں فقط بادشاہ نہیں بلکہ ایک خدارسیدہ قائد اور اسلام کے مجاہد حیثیت سے دیکھتے ہیں اور بلاشبہ اورنگ زیب عالمگیر کی زندگی گواہ ہے کہ وہ ایک سچے، متقی اور خدارسیدہ انسان تھے۔اس بات پر مؤرخین کا اتفاق ہے کہ ان جیسی بڑی سلطنت ہندوستان میں کسی کو نہیں ملی۔

عالمگیر نے پچاس سال دو ماہ حکومت کی جس میں بہت کم وقت پایۂ تخت میں گزرا۔داراشکوہ پر قابو پانے کے بعد وہ شمال کی مختلف مہمات میں مصروف رہے۔ان کا دربار کبھی آگرہ ،کبھی دہلی اور کبھی لاہور میں لگتا تھا۔تاریخ کے صفحات پر اکثر و بیشتر ہم انہیں لشکر کے ساتھ کہیں نہ کہیں پڑاؤ ڈالے دیکھتے ہیں۔اس رجل عظیم کو محلات کے عیش و آرام سے خیموں کی زندگی اور شہ سواری پسند تھی۔ان کی شہزادگی کا بیشتر حصہ بھی محاذوں پر گزرا تھا۔مرہٹوں کے خلاف مہم جوئی کا سلسلہ تین عشروں تک چلا۔اس کے ساتھ ساتھ بیجاپور اور گولکنڈہ کی ریاستوں پر بھی چڑھائی جاری رہی۔ان دشمنوں سے نمٹنے کے لیے اورنگ زیب کو زندگی کے آخری پچیس برس جنوبی ہندوستان میں گزارنا پڑے۔

مرہٹوں کو شکستِ فاش دینے کے بعد اورنگ زیب عالمگیر کی سلطنت کی حدود ماضی کے تمام شاہانِ ہندوستان سے زیادہ وسیع ہوگئیں۔برصغیر میں کوئی خطہ ایسا نہ رہا جہاں مغل تاج دار کا حکم نہ چلتا ہو۔کشمیر سے دکن اور افغانستان سے برما تک مغلیہ سلطنت کا سکہ رائج تھا۔یہ مغلوں کی فتوحات کا نقطۂ عروج تھا جس کی مثال پہلے تھی نہ بعد میں۔

مگر ملکی فتوحات سے کہیں بڑھ کر اورنگ زیب عالمگیر کا کارنامہ یہ ہے کہ انہوں نے اس سلطنت میں احیائے اسلام کا عظیم کارنامہ انجام دیا۔برصغیر میں اسلام اور مسلمانوں کو اپنی اصل شکل میں باقی رکھنے میں اورنگ زیب عالمگیر کے دور کا بہت بڑا دخل ہے۔

اورنگ زیب نے تاج پوشی کے بعد شریعت کے احیاء کی طرف فوری توجہ دی۔اکبر کے دور میں آتش پرستوں سے متاثر ہو کر ’’تقویمِ الٰہی‘‘ وضع کی گئی تھی جس میں سال کا آغاز جشن نوروز سے ہوتا تھا۔اورنگ زیب نے اس کی جگہ دوبارہ ہجری تقویم کو رواج دیا۔جشن نوروز پر بھی پابندی لگادی گئی۔تمام غیر اسلامی طور طریق اور قوانین موقوف کر دیے گئے،شراب خانے اور جوا خانے بند کر دیے گئے۔دربار میں چہار تسلیم کی رسم ختم کر دی گئی۔حکم دیا گیا کہ غیر مسلموں کی طرح سر پر ہاتھ رکھ کر سلام کرنے کی بجائے سنت کے مطابق فقط زبانی السلام علیکم کہا جائے۔حکام بھی عوام وخواص سے ملتے ہوئے فقط سلام کیا کریں۔تمام غیر شرعی ٹیکس ختم کر دیے گئے۔ہندوؤں کی زیارت گاہوں اور سالانہ تہواروں پر لگنے والے بازاروں میں لاکھوں روپے کی خرید وفروخت ہوتی تھی جس کا ٹیکس حکومت لیا کرتی تھی۔عالمگیر نے اسے بھی بند کرا دیا۔

درباروں میں نجومیوں کی بڑی عزت افزائی ہوتی تھی۔سالانہ گوشواروں اور انتظامی کاموں کی ترتیبات کی تاریخ طے کرنے میں نجومیوں سے مشورہ لیا جاتا تھا۔عالمگیر نے نجومیوں کا عمل دخل ختم کر دیا۔مغل بادشاہ شاہی محل کے ایک بالاخانے سے عوام کو اپنا دیدار کراتے تھے جسے جھروکہ درشن کہا جاتا تھا۔بہت سے لوگ جب تک بادشاہ کا دیدار نہ کرلیتے، کچھ کھاتے پیتے نہ تھے۔اکبر کے دور سے یہ رسم جاری تھی۔عالمگیر نے اسے ترک کر دیا۔

مغل دربار اور شاہی محل میں موسیقاروں اور گلو کاروں کی بڑی عزت افزائی کی جاتی تھی۔اورنگ زیب نے موسیقی پر پابندی لگادی۔جب موسیقار اور گویے بادشاہ سے مایوس ہوگئے تو انہوں نے ایک جنازے کو بڑی دھوم دھام سے اٹھایا اور ماتم کرتے ہوئے شاہی محل کے قریب سے گزرے۔عالمگیر نے شور و غل سن کر وجہ دریافت کی تو گویوں نے کہا: ’’موسیقی مرگئی ہے۔اسے دفن کرنے جارہے ہیں۔‘‘ عالمگیر نے کہا: ’’اتنا گہرا دفن کرنا کہ پھر اس کی آواز نہ آئے۔‘‘

عالمگیر نے وکیل شرعی کا عہدہ مقرر کیا اور اعلان کرایا کہ جس کسی کا حق بادشاہ یا کسی حاکم پر ہو، وہ وکیل شرعی سے مل کر اپنے حق کا ثبوت پیش کرے اور اسے وصول کرلے۔ہر شہر کی عدلیہ میں قاضی کے ساتھ وکیل شرعی کا تقرر ہوا۔

تمام امورِ سلطنت کو شریعت کے مطابق انجام دینے کے لیے انہوں نے ہندوستان کے جید علماء و مفتیان کی مدد سے فقہ حنفی کا نہایت جامع ذخیرہ مدون کرایا جسے فتاویٰ عالمگیری کا نام دیا گیا۔عالمگیر نے خود فقیہ اور عالم کی حیثیت سے اس کی تدوین اور تصحیح میں حصہ لیا۔ایک مدت کی عرق ریزی کے بعد یہ مجموعہ تیار ہوا جو آج بھی ہر دارالافتاء کی زینت ہے۔اس کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ اس میں فقہی جزئیات اور فقہائے احناف کے مفتیٰ بہ اقوال جمع کر لیے گئے ہیں۔اس مجموعے کی حیثیت شرعی آئین اور سرکاری قانون کی تھی اور مقدمات میں قاضی اسی کے مطابق فیصلہ کرتے تھے۔کسی مقدمے میں بادشاہ کا لحاظ بھی نہیں ہوتا تھا۔اس سلسلے میں ایک دلچسپ واقعہ پیشِ خدمت ہے۔

سورت (گجرات) کے ایک رئیس محمد محسن نے دعویٰ پیش کیا کہ شہزادہ مراد نے گجرات کی صوبے داری کے زمانے میں اس سے پانچ لاکھ روپیہ قرض لیا تھا جو ابھی تک واپس نہیں کیا گیا۔یہ روپیہ ایک صندوق میں شہزادہ مراد کی مہر لگا کر خزانے میں داخل کر دیا گیا تھا اور اب تک اسی حال میں موجود ہے۔دعوے کے جواب میں عالمگیر نے کہا: ’’دعویٰ ثابت کرو اور اپنا روپیہ لے لو۔‘‘

اس نے کہا: ’’ثبوت دیوانی عدالت کے مطابق پیش کیا جائے یا شریعت کے۔‘‘

عالمگیر نے کہا: ’’کسی بھی طرح ثابت کردو۔‘‘

مدعی نے ثبوت پیش کر دیے۔قاضی نے فتاویٰ عالمگیری دیکھی۔اس کی رو سے ثابت ہوا کہ جب میت کا ترکہ وارثوں میں سے کسی کے ہاتھ میں ہو تو میت کا قرض ادا کرنا اس پر واجب ہے۔

اورنگ زیب نے پانچ لاکھ ادا کرنے کا حکم جاری کر دیا۔یہ سن کر محمد محسن نے کہا: ’’ہم غلاموں کا حق ہماری درخواست کے مطابق ثابت ہوگیا۔اب ہم یہ روپیہ حضور پر نثار کرتے ہیں۔‘‘

اورنگ زیب نے اعلان کیا: ’’محمد محسن اپنا حق ہمیں بخشتا ہے۔‘‘

اس کے بعد اسے ایک ہاتھی، ایک گھوڑے اور خلعت سے نوازا گیا۔

اس درویش صفت بادشاہ کے معمولات یہ تھے کہ صبح صادق سے پہلے بیدار ہو کر مسجد جاتے۔فجر کی نماز کے بعد کلام اللہ کی تلاوت اور ذکر و وظائف میں مشغول رہتے۔اس کے بعد خلوت گاہ میں آکر قریبی امراء اور عدلیہ کے منتظمین کو طلب کرتے اور ان کی مدد سے ملکی و عدالتی امور انجام دیے جاتے۔اس کے بعد فوج کی پریڈ ملاحظہ کی جاتی۔کچھ دیر بعد دربار عام منعقد ہوتا جس میں دور دراز کے امراء، سفیر اور ضرورت مند حاضری دیتے۔

ظہر کی نماز سے ایک گھنٹہ پہلے دیوانِ خاص میں الگ خصوصی مجلس منعقد ہوتی جس میں اہم فرامین لکھے جاتے۔ظہر کی اذان پر وہ مسجد میں جا کر نوافل ،سنتوں اور وظائف میں مشغول ہوجاتے۔فرض نماز کے بعد خلوت خانے میں جا کر عصر تک وہیں رہتے۔اس دوران قرآن مجید کی کتابت اور تلاوت جاری رہتی۔کبھی بیگمات آکر مستحق خواتین کے لیے امداد اور مظلوم عورتوں کی درخواستیں لے کر حاضر ہوتیں۔اس خلوت میں دینی کتب خصوصاً فقہ اور رسائل تصوف کا مطالعہ ہوتا۔کبھی اہم مشورے کے لیے امراء کو وہیں طلب کرلیا جاتا۔عصر کی نماز کے بعد دیوانِ خاص میں اہم ملکی امور انجام دیے جاتے۔مغرب کی نماز کے بعد کچھ دیر وظائف ادا کیے جاتے۔پھر دیوانِ خاص میں وزیر اعظم سے مشاورت ہوتی۔عشاء کی نماز کے بعد امراء اور افسران کو رخصت کر دیا جاتا۔رات کو تین چار گھنٹے سے زیادہ نہ سوتے اور زیادہ وقت عبادت میں گزارتے۔۴۵ سال کی عمر میں قرآن مجید حفظ کرنا شروع کیا اور کچھ ہی مدت میں اس نعمت کی تکمیل کرلی۔

بیماری کی حالت میں بھی معمولات ترک نہیں ہوتے تھے۔سخت گرمی کے روزوں میں بھی بلا تکان عبادت کرتے۔ایک ماہِ رمضان کا حال ایک وقائع نگار یوں لکھتا ہے:

’’رمضان کا مہینہ تھا۔سخت لو چلتی تھی۔دن بڑے ہوتے تھے۔بادشاہ سلامت دن کو روزہ رکھتے۔وظائف پڑھتے۔تلاوت و کتابت و حفظ کلام مجید کرتے۔اپنی عدالت اور سلطنت کے کاموں کو انجام دیتے۔شام کو روزہ افطار کرکے موتی مسجد میں نماز وتراویح اور نوافل پڑھتے۔آدھی رات کو تھوڑی سی غذا کھاتے۔رات کو بہت کم سوتے۔اکثر عبادت کرتے۔بعض بابرکت راتوں میں ساری رات عبادت کرتے۔اسی طرح سارا مہینہ گزارا۔‘‘

تصوف سے ان کی دلچسپی کا یہ حال تھا کہ حضرت مجدد رحمہ اللہ کے صاحبزادے اور مجاز حضرت خواجہ محمد معصوم رحمہ اللہ کے پاس خود حاضر ہو کر بیعت کی اور شاہی محل میں ہم نشینی کی درخواست کی۔جب اصرار بڑھا تو خواجہ صاحب نے اپنے بیٹے شیخ سیف الدین کو بادشاہ کی باطنی تربیت کے لیے بھیج دیا۔شیخ سیف الدین، عالمگیر کے حالات سے اپنے والد گرامی کو مطلع رکھتے تھے۔ایک مراسلے میں بادشاہ میں آثارِ ذکر ظاہر ہونے اور بعض منازلِ سلوک طے کرنے کی بھی اطلاع دی۔عالمگیر نے اس کے بعد بھی کئی بار خوجہ معصوم رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضری دی۔جہاں جگہ ملتی وہاں بیٹھ جاتے، زبانی گفتگو کی جرأت نہ ہوتی، جو کہنا ہوتا لکھ کر پیش کر دیتے۔انھی خواجہ سیف الدین نے دہلی میں خانقاہِ مجددیہ کی بنیاد رکھی جس کی مسندِ ارشاد اگلے دور میں مغل شہزادے مرزا مظہرِ جانِ جاناں نے سنبھالی۔